قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

منگل 6 ستمبر 2022ء | 9 صفر 1444 ہجری قمری | 6 تبوک 1401 ہجری شمسی | جلد: 4 | شمارہ: 189

ارشاد باری تعالیٰ

یُرِیۡدُوۡنَ لِیُطۡفِـُٔوۡا نُوۡرَ اللّٰہِ بِاَفۡوَاہِہِمۡ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوۡرِہٖ وَلَوۡ کَرِہَ الۡکٰفِرُوۡنَ ﴿۹﴾

(الصّف: 9)

ترجمہ: وہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھادیں حالانکہ اللہ ہر حال میں اپنا نور پورا کرنے والا ہے خواہ کافر ناپسند کریں۔

فرمانِ رسولؐ

لَوۡ کَانَ الۡاِیۡمَانُ عِنۡدَ الثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ اَوۡ رِجَالٌ مِّنۡ ھٰٓؤُلَآءِ

ترجمہ: اگر ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ گیا (یعنی زمین سے اُٹھ گیا) تو ان لوگوں میں سے ایک فرد یا کچھ افراد اُس کو واپس لائیں گے۔

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر تفسیر سورۃ الجمعۃ باب قولہ وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡھُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِھِمۡ حدیث نمبر 4897)

فرمان خلیفہ وقت

میں نے جب جماعتوں کو کہا کہ دشمنانِ اسلام قرآن کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملے کر رہے ہیں تو قرآن کی نمائش لگائی جائے، قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کو واضح کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف جگہوں پر نمائشیں لگیں اور لگ بھی رہی ہیں اور اس کے بعد دنیا سے، ہر جگہ سے یہی رپورٹس آرہی ہیں کہ جو غیر لوگ آنے والے ہیں وہ دیکھ کے کہتے ہیں کہ جو قرآنی تعلیم اور جو اسلام تم پیش کر رہے ہو یہ تو اتنا خوبصورت اسلام ہے کہ ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ ہم اس کی مخالفت کس طرح کر رہے تھے۔ ہمارے سامنے تو اسلام کا یہ خوبصورت پہلو کبھی آیا ہی نہیں۔ یہ ہماری لاعلمی تھی۔ اکثروں کا بڑا معذرت خواہانہ لہجہ ہوتا ہے۔ قرآن کریم اور دوسرا اسلامی لٹریچر لے کر جاتے ہیں۔ ان نمائشوں میں آنے والے پڑھے لکھے، سلجھے ہوئے، تعلیم یافتہ مسلمان بھی ہیں، عیسائی بھی ہیں، دوسرے مذاہب والے بھی ہیں اور سب بلا استثناء اس کام کو سراہ رہے ہیں کہ یہ عظیم کام ہے جو تم لوگ کر رہے ہو۔ لیکن بدقسمتی سے ایک مُلّاں ہے اور ان کا بھی ایک طبقہ ہے جو بعض ملکوں میں اس نمائش کی مخالفت کرتا ہے۔ اسلام کی تعلیم پھیلانے کی مخالفت کرتا ہے۔

مَیں نے شاید پہلے بھی یہاں بتایا تھا کہ ہندوستان میں، دہلی میں ایک بہت بڑے ہال میں جو حکومت سے کرائے پر لیا گیا تھا، ہم نے قرآن کریم کی نمائش لگائی تو اُس پر وہاں کے مُلّاں نے اپنے ساتھ چند شر پسندوں کو ملا کر اتنا شور مچایا کہ وہ نمائش جو تین دنوں کے لئے لگی تھی دو دن میں سمیٹنی پڑی۔ لیکن ان دو دنوں میں بھی اس نے اپنا بھرپور اثر قائم کیا۔ وہاں کے ایک بڑے پڑھے لکھے صاحب ہیں جن کا ایک مقام بھی ہے وہ نمائش کے بعد وہ قادیان آئے اور پھر بتایا کہ میں پہلی مرتبہ قادیان آیا ہوں اور اس طرف سفر کر کے آیا ہوں اور چاہتا تھا کہ قرآن کریم اور اسلام کی اتنی عظیم خدمت کرنے والے جہاں رہتے ہیں وہ جگہ بھی دیکھوں اور پھر قادیان کی مختلف جگہیں دیکھیں اور متاثر ہوئے۔

(خطبہ جمعہ 9 دسمبر 2011ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

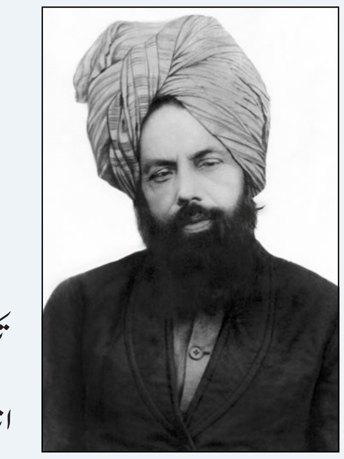

میرا انکار خدا تعالیٰ کا انکار ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

میرا انکار میرا انکار نہیں ہے بلکہ یہ اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے۔ کیونکہ جو میری تکذیب کرتا ہے وہ میری تکذیب سے پہلے معاذاللہ اللہ تعالےٰ کو جھوٹا ٹھہرالیتا ہے جبکہ وہ دیکھتا ہے کہ اندرونی اور بیرونی فساد حد سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ نے باوجود وعدہ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر: 10) کے ان کی اصلاح کا کوئی انتظام نہ کیا جب کہ وہ اس امر پر بظاہر ایمان لاتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے آیت استخلاف میں وعدہ کیا تھا کہ موسوی سلسلہ کی طرح اس محمدی سلسلہ میں بھی خلفاء کا سلسلہ قائم کرے گا۔ مگر اُس نے معاذاللہ اس وعدہ کو پُورا نہیں کیا اور اس وقت کوئی خلیفہ اس امّت میں نہیں اور نہ صرف یہاںتک ہی بلکہ اس بات سے بھی انکار کرنا پڑے گا کہ قرآن شریف نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ قرار دیا ہے یہ بھی صحیح نہیں ہے معاذاللہ۔ کیونکہ اس سلسلہ کی اتّم مشابہت اور مماثلت کے لئے ضروری تھا کہ اس چودھویں صدی پر اسی امت میں سے ایک مسیح پیدا ہوتا اسیطرح پر جیسے موسوی سلسلہ میں چودھویں صدی پر ایک مسیح آیا۔ اور اسی طرح پر قرآن شریف کی اس آیت کو بھی جھٹلانا پڑے گا جو وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡھُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِھِمۡ (الجمعۃ: 4) میں ایک آنیوالے احمدی بروز کی خبر دیتی ہے اور اس طرح پر قرآن شریف کی بہت سی آیتیں ہیں جن کی تکذیب لازم آئے گی بلکہ میں دعوےٰ سے کہتا ہوں کہ اَلۡحَمۡدُ سے لے کر وَالنَّاسِ تک سارا قرآن چھوڑنا پڑے گا۔ پھر سوچو کہ کیا میری تکذیب کوئی آسان امر ہے۔ یہ میں ازخود نہیں کہتا۔ **خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ حق یہی ہے کہ جو مجھے چھوڑے گا اور میری تکذیب کرے گا وہ زبان سے نہ کرے مگر اپنے عمل سے اُس نے سارے قرآن کی تکذیب کردی اور خدا کو چھوڑ دیا۔**

اس کی طرف میرے ایک الہام میں بھی اشارہ ہے۔ اَنۡتَ مِنِّیۡ وَاَنَا مِنۡکَ بیشک میری تکذیب سے خدا کی تکذیب لازم آتی ہے اور میرے اقرار سے خدا تعالےٰ کی تصدیق ہوتی اور اُس کی ہستی پر قوی ایمان پیدا ہوتا ہے اور پھر میری تکذیب میری تکذیب نہیں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے۔ اب کوئی اس سے پہلے کہ میری تکذیب اور انکار کے لئے جرأت کرے، ذرا اپنے دل میں سوچے اور اُس سے فتویٰ طلب کرے کہ وہ کس کی تکذیب کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 14-15 مطبوعہ 1984ء)

اس شمارہ میں

اس ایک عورت سا اس زمیں پر مقام پانا کمال یہ ہے (منظوم)
حیات نور الدینؓ
تنظیم لجنہ اماء اللہ کے سو سال اور ہماری ذمہ داریاں
سانحہ ارتحال محترمہ محمودہ باسط مرحومہ
اسکول کُھل رہے ہیں
صِیَامُ الدَّھۡرِ

دربارِ خلافت

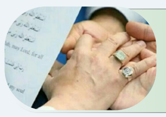

جن مجالس میں سچائی کی باتیں نہ ہوں، گھٹیا اور لغو باتیں ہوں ان سے فوراً اُٹھ جاؤ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پھر سچائی کے معیار کے حصول کی نصیحت کے ساتھ مزید تاکید یہ فرمائی کہ جن مجالس میں سچائی کی باتیں نہ ہوں، گھٹیا اور لغو باتیں ہوں ان سے فوراً اٹھ جاؤ۔ جہاں خدا تعالیٰ کی تعلیم کے خلاف باتیں ہوں ان مجالس میں نہ جاؤ۔ اب یہ گھٹیا اور لغو باتیں اس زمانے میں بعض دفعہ لاشعوری طور پر گھروں کی مجلسوں میں یا اپنی مجلسوں میں بھی ہو رہی ہوتی ہیں۔ نظام کے خلاف بات ہوتی ہے۔ کئی دفعہ مَیں کہہ چکا ہوں کہ عہدیداروں کے خلاف اگر باتیں ہیں، اگر نیچے اُس پر اصلاح نہیں ہو رہی تو مجھ تک پہنچائیں۔ لیکن مجلسوں میں بیٹھ کر جب وہ باتیں کرتے ہیں تو وہ لغو باتیں بن جاتی ہیں۔ کیونکہ اس سے اصلاح نہیں ہوتی۔ اُس میں فتنہ اور فساد اور جھگڑے مزید پیدا ہوتے ہیں۔ پھر اس زمانے میں ٹی وی پر گندی فلمیں ہیں۔ انٹرنیٹ پر انتہائی گندی اور غلیظ فلمیں ہیں۔ ڈانس اور گانے وغیرہ ہیں۔ بعض انڈین فلموں میں ایسے گانے ہیں جن میں دیوی دیوتاؤں کے نام پر مانگا جا رہا ہوتا ہے، یا اُن کی بڑائی بیان کی جا رہی ہوتی ہے جس سے ایک اور سب سے بڑے اور طاقتور خدا کی نفی ہو رہی ہوتی ہے۔ یا یہ اظہار ہو رہا ہو کہ یہ دیوی دیوتا جو ہیں، بت جو ہیں، یہ خدا تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں۔ یہ بھی لغویات ہیں، شرک ہیں۔ شرک اور جھوٹ ایک چیز ہے۔ ایسے گانوں کو بھی نہیں سننا چاہئے۔

پھر فیس بک (Facebook) ہے یا ٹوئٹر (Twitter) ہے یا چیٹنگ (Chatting) وغیرہ ہیں۔ کمپیوٹر وغیرہ پر مجالس لگی ہوتی ہیں۔ اور ایسی بیہودہ اور ننگی باتیں بعض دفعہ ہو رہی ہوتی ہیں، جب ایک دوسرے فریق کی لڑائی ہوتی ہے تو پھر بعض نوجوان وہ باتیں مجھے بھی بھیج دیتے ہیں کہ کیا کیا باتیں ہو رہی تھیں۔ پہلے خود ہی اُس میں شامل بھی ہوتے ہیں۔ ایسی باتیں ہوتی ہیں کہ کوئی شریف آدمی اُن کو دیکھ اور سُن نہیں سکتا۔ بڑے بڑے اچھے خاندانوں کے لڑکے اور لڑکیاں اس میں شامل ہوتے ہیں اور اپنا ننگ ظاہر کر رہے ہوتے ہیں۔ پس ایک احمدی کے لئے ان سے بچنا بہت ضروری ہے۔ ایک احمدی مسلمان کو تو حکم ہے کہ تم احسن قول کی تلاش کرو۔ اُس احسن کی تلاش کرو جو نیکیوں میں بڑھانے والا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے بنو اور جو لعنت ایسے لوگوں پر پڑنی ہے اُس سے بچ سکو۔ بہر حال بہت سے احسن قول ہیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتائے ہیں۔ نیکی کے راستے اختیار کرنا اور بتانا احسن ہے اور برائی سے روکنا اور رُکنا احسن ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک مومن سے ایک حقیقی عبد سے یہی فرماتا ہے کہ احسن قول تمہارا ہونا چاہئے۔ ایک جگہ فرمایا وَلِكُلٍّ وِّجۡهَةٌ هُوَ مُوَلِّيۡهَا فَاسۡتَبِقُوا الۡخَيۡرٰتِ (البقرہ:149) کہ یعنی ہر ایک شخص کا ایک مطمح نظر ہوتا ہے جسے وہ اپنے آپ پر مسلط کر لیتا ہے۔ تمہارا مطمح نظر یہ ہو کہ تم نیکیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔

پس جب نیکیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش ہو گی تو قول اور عمل دونوں احسن ہوں گے۔ اُس کے مطابق ہوں گے جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ اگر نیکیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش ہو گی تو یقیناً پھر شیطان سے اور اُس کے حملوں سے بچنے کی بھی کوشش ہو گی۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں جو مَیں نے شروع میں تلاوت کی تھی اس میں فرمایا کہ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ يَنۡزَغُ بَيۡنَهُمۡ کہ یقیناً شیطان ان کے درمیان، یعنی انسانوں کے درمیان فساد ڈالتا ہے۔ شیطان کے بھی بہت سے معنی ہیں۔ اکثر ہم جانتے ہیں۔ شیطان وہ ہے جو رحمان خدا کے حکم کے خلاف ہر بات کہنے والا ہے۔ تکبر، بغاوت اور نقصان پہنچانے والا ہے اور اس طرف مائل کرنے والا ہے۔ حسد کی آگ میں جلنے والا ہے۔ نقصان پہنچانے والا ہے۔ دلوں میں وسوسے پیدا کرنے والا ہے۔ غرض کہ جیسا کہ مَیں نے کہا ہر وہ بات جو احسن ہے اور جس کے کرنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے تا کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا ہوں، شیطان اُس کے الٹ حکم دیتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 18/ اکتوبر 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

دعا کا تحفہ

دربارِ الٰہی میں رجوع اور کامل ایمان کے اظہار کی دعا

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے الٰہی تجلّی کی تاب نہ لا کر بے ہوشی سے افاقہ کے بعد یہ دعا کی:

سُبۡحٰنَكَ تُبۡتُ اِلَيۡكَ وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۴۴﴾ (الاعراف:144)

اے رب! تو ہر عیب سے پاک ہے۔ میں تیری طرف جھکتا ہوں اور میں (اس زمانہ میں) سب ایمان لانے والوں سے اول درجہ پر ہوں۔

(قرآنی دعائیں از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 39)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

اس ایک عورت سا اس زمیں پر مقام پانا کمال یہ ہے

برنگِ مریم لباسِ تقویٰ سے تن سجانا کمال یہ ہے
سو ’’اماں جاں‘‘ کی نصیحتیں حرضِ جاں بنانا کمال یہ ہے

ہے ناز اس پر کہ لجنہ ممبر ہوں اور ہوں اک خدا کی لونڈی
سو عہدِ لجنہ کا پاس رکھنا، اسے نبھانا کمال یہ ہے

امام مہدیؑ سے عہدِ بیعت جو باندھ رکھا ہے اس کی خاطر
جو دس شرائط ہیں یاد کرنا، نہ پھر بھلانا، کمال یہ ہے

خلافتوں سے محبتوں کا بس ایک دعویٰ نہ ہو ہمارا
جو حکم معروف دیں اسے دل سے مان جانا کمال یہ ہے

بہت سے رسم و رواج ہیں جو بگاڑ دیتے ہیں دین کو بھی
سو ایسے طوقوں کو توڑ کر گردنیں چھڑانا کمال یہ ہے

خدا کے تقویٰ کی تنگ راہوں کو ڈھونڈنا اور انہی پہ چلنا
پھر اپنے سجدوں میں عاجزی کا ہنر جگانا کمال یہ ہے

وہ بنتِ بوبکر عائشہ ایک شاہزادی تھی تختِ دیں کی
اس ایک عورت سا اس زمیں پر مقام پانا کمال یہ ہے

عائشہ صدیقہ

مریم رحمٰن

حیاتِ نور الدینؓ

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی اطاعت اور محبت کے واقعات

قسط 12

حضرت مولانا حکیم مولوی نورالدین صاحب، حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے عقیدت، محبت، فدائیت اور اطاعت کی عدیم النظیر مثال رکھتے تھے۔ مسیح پاک کے ایک اشارہ پر اپنا شہر، اپنا وطن، کاروبار اور تمام املاک چھوڑ کر قادیان میں آ بسے اور پھر کبھی بھی اپنے وطن کا خیال تک دل میں نہ آنے دیا۔ اور آپ نے ایسی کمال اطاعت کی کہ اللہ نے اس کے صلہ میں آپؓ کو اپنے پیارے آقا کے پہلے خلیفہ ہونے کا شرف عطا فرمایا۔

آپ فرمایا کرتے تھے اگر کوئی شخص ہزار روپیہ روزانہ بھی مجھے دے تو پھر بھی میں حضرت صاحب کی صحبت چھوڑ کر قادیان سے باہر جانے کے لئے تیار نہیں۔

حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کی مبارک عادت تھی کہ آپ کمال ادب اور احترام سے حضرت اقدس کی مجلس میں آتے اور خاموشی سے اکتساب فیض فرماتے۔

حضرت مولوی صاحب اکثر فرمایا کرتے تھے کہ آپ نے جو کچھ پایا ہے جو کچھ سیکھا ہے اپنی پیارے مطاع وامام سے سیکھا اور پایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ

لوگ اکسیر اور سنگ پارس تلاش کرتے پھرتے تھے۔ میرے لئے تو حضرت مرزا صاحب پارس تھے۔ میں نے ان کو چھوا تو بادشاہ بن گیا۔

ہر امر میں لبیک کہنے کی سعادت

آئینہ کمالات اسلام میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ اپنے سچے عاشق حضرت مولانا نورالدین کے متعلق فرماتے ہیں

اس کو میرے دل سے عجیب تعلقات ہیں۔ میری محبت میں قسم قسم کی ملامتیں اور بدزبانیاں اور وطن مالوف اور دوستوں کی مفارقت اختیار کرتا ہے۔ میرے کلام کے سننے کے لئے اس پر وطن کی جدائی آسان ہے۔ اور میرے مقام کی محبت کے لئے وہ اپنے اصل وطن کی یاد کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور میرے ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتا ہے جیسے نبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے۔ اور میں اس کو اپنی رضا میں فانیوں کی طرح دیکھتا ہوں۔ جب اس سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ بلا توقف پورا کرتا ہے۔ اور جب کسی کام کی طرف مدعو کیا جاتا ہے تو وہ سب سے پہلے لبیک کہنے والوں سے ہوتا ہے۔ اس کا دل سلیم ہے اور خلق عظیم اور کرم ابر کثیر کی طرح ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 585-586 ترجمہ از عربی عبارت)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے پہلی ملاقات کے بعد سے لے کر تادم آخر تک کی زندگی اطاعت امام الزمان کی گواہ ہے۔ آپؓ کی اطاعت کی چند جھلکیاں پیش کرتی ہوں

حضور اقدسؑ کے ارشاد پر وطن کو خیر باد کہنا

حضرت خلیفۃ المسیح الاول مولانا نورالدین صاحب 1892ء میں ریاست جموں کی ملازمت سے سبکدوش ہو گئے تھے۔ اس کے بعد آپ اپنے وطن بھیرہ تشریف لے گئے جہاں آپ نے بہت بڑا شفاخانہ اور ایک عالی شان مکان تعمیر کرنے کا ارادہ فرمایا اور پھر مکان کی تعمیر شروع کرا دی۔ اسی دوران آپ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی ملاقات کے لئے قادیان حاضر ہوئے۔ آپ کا ارادہ تھا کہ حضرت کی ملاقات کے بعد جلد قادیان سے واپس ہو جائیں گے۔ اس لئے واپسی کا یکہ کرائے پر لیا تھا لیکن دوران گفتگو حضرت اقدس نے فرمایا کہ اب تو آپ فارغ ہو گئے ہیں اس پر حضرت مولوی صاحب نے دل ہی دل میں فیصلہ کیا کہ قادیان سے واپسی ایک دو روز کے لئے ملتوی کر دی جائے۔ لیکن اس کے بعد حضرت اقدس کے ارشاد پر آپ نے یکے بعد دیگرے اپنی ایک بیوی، پھر اپنا کتب خانہ اور پھر دوسری بیوی کو بھی قادیان بلا لیا۔ حیات نور صفحہ 185 میں درج ہے کہ پھر ایک موقعہ پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ مولوی صاحب اب آپ اپنے وطن بھیرہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ حضرت مولوی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میں دل میں بہت ڈرا کہ یہ تو ہو سکتا ہے کہ میں وہاں کبھی نہ جاؤں مگر یہ کس طرح ہو گا کہ میرے دل میں بھی بھیرہ کا خیال نہ آوے مگر آپ فرماتے ہیں کہ

خدا تعالیٰ کے بھی عجیب تصرفات ہوتے ہیں۔ میرے واہمہ اور خواب میں بھی مجھے وطن چھوڑنے کا خیال نہ آیا۔ پھر تو ہم قادیان کے ہو گئے۔

(حیات نور مصنفہ عبدالقادر سوداگر مل صفحہ 185)

فی الفور اطاعت

آپ کی اس والہانہ اطاعت اور وارفتگی کی ایک مثال فی الفور دہلی کے سفر پر روانہ ہو جانا ہے۔

22 اکتوبر 1905ء کو حضرت اقدسؑ، حضرت اماں جانؓ کو آپ کے خویش واقارب سے ملانے کے لئے دہلی تشریف لے گئے۔ ابھی دہلی پہنچے چند ہی دن ہوئے تھے کہ حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ بیمار ہو گئے۔ اس پر حضور کو خیال آیا کہ اگر مولوی نورالدین صاحب کو بھی دہلی بلا لیا جائے تو بہتر ہو گا۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب کو تار دلوا دیا۔ جس میں تار لکھنے والے نے ایمی ایٹ (immediate) یعنی بلا توقف کے الفاظ لکھ دئے۔ جب یہ تار قادیان پہنچا تو حضرت مولوی صاحب اپنے مطب میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اس خیال سے کہ حکم کی تعمیل میں دیر نہ ہو اسی حالت میں فوراً چل پڑے۔ نہ گھر گئے، نہ لباس بدلا، نہ بستر لیا۔ اور لطف یہ ہے کہ ریل کا کرایہ بھی پاس نہ تھا۔ گھر والوں کو پتا چلا تو انہوں نے پیچھے سے ایک آدمی کے ہاتھ کمبل تو بھجوا دیا مگر خرچ بھجوانے کا انہیں بھی خیال نہ آیا۔ اور ممکن ہے کہ گھر میں اتنا روپیہ ہو بھی نہ۔ جب آپ بٹالہ پہنچے تو ایک متمول ہندو رئیس نے جو گویا آپ کا انتظار ہی کر رہا تھا عرض کی کہ میری بیوی بیمار ہے۔ مہربانی فرما کر اسے دیکھ کر نسخہ لکھ دیجئے۔ فرمایا میں نے اس گاڑی پر دہلی جانا ہے۔ اس رئیس نے کہا میں اپنی بیوی کو یہاں ہی لے آتا ہوں۔ چنانچہ وہ لے آیا۔ آپ نے اسے دیکھ کر نسخہ لکھ دیا۔ وہ ہندو چپکے سے دہلی کا ٹکٹ خرید لایا اور معقول رقم بطور نذرانہ بھی پیش کی۔ اور اس طرح سے

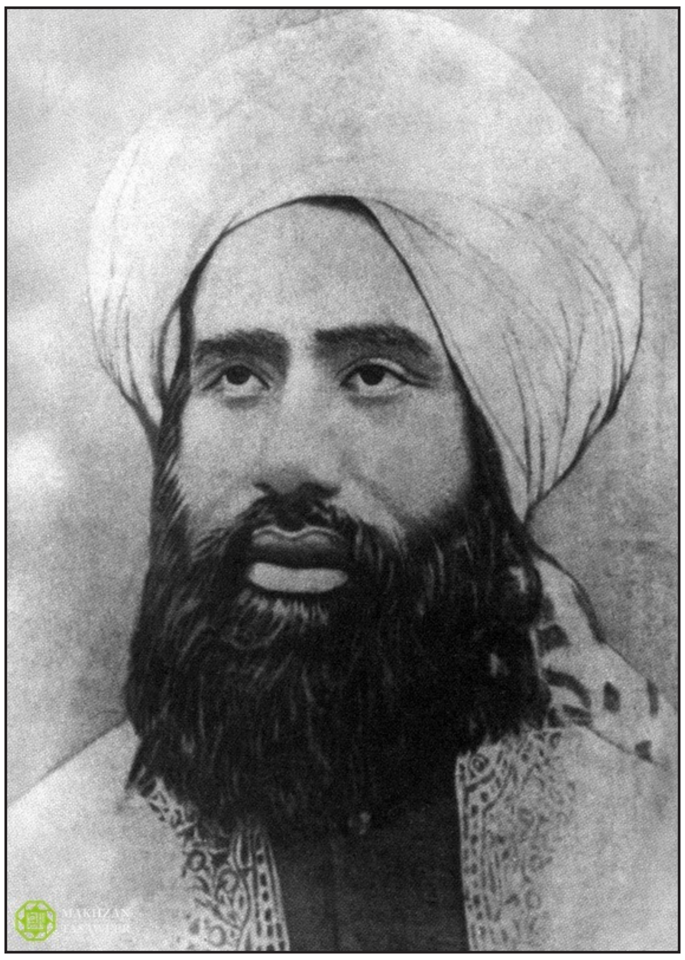

آپ دہلی پہنچ کر حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

اطاعت مسیح موعودؑ ہی سب سے بڑی خوشی

آپ کی غیر معمولی، بے لوث ارادت اور اطاعت کا اندازہ اس واقعہ سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔

ماسٹر اللہ دتہ صاحب سیالکوٹی کا بیان ہے کہ

1900ء یا 1901ء کا واقعہ ہے کہ میں دارالامان (قادیان) میں تھا ان دنوں ایک نواب صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی خدمت میں علاج کے لئے آئے ہوئے تھے جن کے لئے ایک الگ مکان تھا۔ ایک دن نواب صاحب کے اہلکار حضرت مولوی صاحب کے پاس آئے جن میں ایک مسلمان اور ایک سکھ تھا اور عرض کیا کہ نواب صاحب کے علاقہ میں لاٹ صاحب آنے والے ہیں۔ آپ ان لوگوں کے تعلقات کو جانتے ہیں۔ اس لئے نواب صاحب کا منشاء ہے کہ آپ ان کے ہمراہ وہاں تشریف لے جائیں۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ

میں اپنی جان کا مالک نہیں۔ میرا ایک آقا ہے اگر وہ مجھے بھیج دے تو مجھے کیا انکار ہے۔

پھر ظہر کے وقت وہ اہلکار بیت الذکر میں بیٹھ گئے۔ جب حضرت مسیح موعودؑ تشریف لائے تو انہوں نے اپنا مدعا بیان کیا۔ حضورؑ نے فرمایا اس میں شک نہیں کہ اگر ہم مولوی صاحب کو آگ میں کودنے یا پانی میں چھلانگ لگانے کے لئے کہیں تو وہ انکار نہ کریں گے۔ لیکن مولوی صاحب کے وجود سے ہزاروں لوگوں کو ہر وقت فیض پہنچتا ہے۔ قرآن وحدیث کا درس دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ سینکڑوں بیماروں کا ہر روز علاج کرتے ہیں ایک دنیاداری کے کام کے لئے ہم اتنا فیض بند نہیں کر سکتے۔

اس دن جب عصر کے بعد درس قرآن مجید دینے لگے تو خوشی کی وجہ سے منہ سے الفاظ نہ نکلتے تھے فرمایا

مجھے آج اس قدر خوشی ہے کہ بولنا محال ہے۔ اور وہ یہ کہ میں ہر وقت اس کوشش میں لگا رہتا ہوں کہ میرا آقا مجھ سے خوش ہو جائے۔ آج میرے لئے کس قدر خوشی کا مقام ہے کہ میرے آقا نے میری نسبت اس قسم کا خیال ظاہر کیا کہ اگر ہم نورالدین کو آگ میں جلائیں یا پانی میں ڈبو دیں تو پھر

بھی وہ انکار نہیں کرے گا۔

(حیات نور صفحہ 186-187)

اطاعت ومحبت کے لئے ہمہ وقت مستعد

حضرت مولانا حکیم مولوی نورالدین صاحب کے دل میں اپنے محبوب آقا کی اطاعت ومحبت کا کیسا جذبہ موجزن تھا اس کی ایک مثال حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کے مندرجہ ذیل بیان سے ملتی ہے حضرت میر صاحب فرماتے ہیں۔

ایک دن میں حضرت مولوی صاحب کے پاس بیٹھا تھا۔ وہاں ذکر ہوا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے کسی دوست کو اپنی لڑکی کا رشتہ کسی احمدی سے کر دینے کے لئے فرمایا مگر وہ دوست راضی نہ ہوا۔ اتفاقاً اسی وقت مرحومہ امۃ الحئی صاحبہ بھی جو اس وقت بہت چھوٹی تھیں کھیلتی ہوئی سامنے آگئیں۔ حضرت مولوی صاحب دوست کا ذکر سن کر جوش سے فرمانے لگے کہ مجھے تو مرزا کہے کہ اپنی لڑکی کو نہالی (نہالی ایک مہترانی تھی جو حضرت صاحب کے گھر میں کام کرتی تھی) کے لڑکے کو دے دو تو میں بغیر کسی انقباض کے فوراً دے دوں گا۔ یہ کلمہ سخت عشق ومحبت کا تھا مگر نتیجہ دیکھو کہ بالآخر وہی لڑکی حضورؑ کی بہو بنی اور اس شخص کی زوجیت میں آئی جو خود مسیح موعودؑ کا حسن واحسان میں نظیر ہے (حضرت مصلح موعودؓ۔ ناقل)

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 77)

(حیات نور مصنفہ عبد القادر سوداگر مل صفحہ 187-188)

حضرت مسیح موعودؑ کی فدائیانہ اطاعت

آپ کی اطاعت کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ بٹالہ کے ایک ہندو کی بیوی کو دیکھنے کے لئے بٹالہ گئے۔ حضور نے آپ کو جانے کی اجازت دیتے ہوئے فرمایا کہ امید ہے آپ آج ہی واپس آجائیں گے۔ یکہ پر قادیان سے شام تک بٹالہ پہنچے اور مریضہ کے لئے غذا اور دوا تجویز کر کے واپسی کے لئے بہت زور دے کر یکہ کا انتظام کرایا۔ فرمایا۔

میں پیدل چل کر بھی قادیان ضرور پہنچوں گا کیونکہ میرے آقا کا ارشاد یہی ہے کہ آج ہی مجھے قادیان پہنچنا ہے۔

کچھ راستہ آپ نے یکہ پر طے کیا مگر ان دنوں راستے میں کیچڑ اور پانی ہونے کی وجہ سے یکہ کے چلنے میں رکاوٹ آتی تھی اور گھوڑا قدم قدم پر رکتا تھا۔ یہ دیکھ کر آپ پیدل چل دیئے۔ راستے میں آپ کے پاؤں کانٹوں سے زخمی ہو گئے مگر آپ برابر چلتے رہے اور رات گئے قادیان پہنچے۔ صبح کی نماز آپ نے ہی کرائی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ حضور کے پوچھنے پر عرض کی میں رات ہی قادیان پہنچ گیا تھا لیکن کسی تکلیف کا اظہار نہ کیا۔

(حیات نور مصنفہ عبد القادر سوداگر مل صفحہ 189)

ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آپؓ کی اطاعت کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی سادگی اور اطاعت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ہم نے خود حضرت خلیفہ اول کو دیکھا ہے آپ مجلس میں بڑی مسکنت سے بیٹھا کرتے تھے۔ ایک دفعہ مجلس میں شادیوں کا ذکر ہو رہا تھا۔ ڈپٹی محمد شریف صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہیں وہ سناتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اول اکڑوں بیٹھے ہوئے تھے یعنی آپ نے اپنے گھٹنے اٹھائے ہوئے تھے اور سر جھکا کر گھٹنوں میں رکھا ہوا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مولوی صاحب جماعت کے بڑھنے کا ایک ذریعہ کثرت اولاد بھی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اگر جماعت کے دوست ایک سے زیادہ شادیاں کریں تو اس سے بھی جماعت بڑھ سکتی ہے۔ حضرت خلیفہ اول نے گھٹنوں پر سر اٹھایا اور فرمایا کہ حضور میں تو آپ کا حکم ماننے کے لئے تیار ہوں لیکن اس عمر میں مجھے کوئی شخص اپنی لڑکی دینے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہنس پڑے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں دیکھو یہ انکسار اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ادب تھا جس کی وجہ سے انہیں یہ رتبہ ملا۔

(ماخوذ از الفضل 27 مارچ 1957ء صفحہ 5 جلد 46/11 نمبر 74)

(خطبہ جمعہ 13 نومبر 2015ء)

تعمیل حکم حضرت اقدس مسیح موعودؑ میں جوتے اور پگڑی کا بھی ہوش نہیں

ایک مرتبہ آپ مطب میں بیٹھے تھے۔ ارد گرد لوگوں کا حلقہ تھا۔ ایک شخص نے آکر کہا کہ مولوی صاحب! حضور یاد فرماتے ہیں۔ یہ سنتے ہی اس طرح گھبراہٹ کے ساتھ اٹھے کہ پگڑی باندھتے جاتے تھے اور جوتا گھسیٹتے جاتے تھے۔ گویا دل میں یہ تھا کہ حضورؑ کے حکم کی تعمیل میں دیر نہ ہو۔ پھر جب منصب خلافت پر فائز ہوئے تو اکثر فرمایا کرتے تھے کہ تم جانتے ہو نورالدین کا یہاں ایک معشوق ہوتا تھا جسے مرزا کہتے تھے۔ نورالدین اس کے پیچھے یوں دیوانہ وار پھرا کرتا تھا کہ اسے اپنے جوتے اور پگڑی کا بھی ہوش نہیں ہوا کرتا تھا۔

(حیات نور مصنفہ عبد القادر سوداگر مل صفحہ 188)

اے خدا بر تربت او بارشِ رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

بقیہ: اسکول کُھل رہے ہیں...... از صفحہ 8

بلغمی جھلیوں کی سوزش، گلا بھی صاف نہ ہو، اور زور لگانا پڑے کہ بلغم باہر آئے۔

کوا پھولا، پر درد، ناک کی درمیانی دیوار متورم، سوزش، درد۔

شدت مرض میں سر درد حملہ کے قبل نظر دھندلائے، کالی بائیکرومیکم لیں۔

10- ڈلکامارا DULCAMARA کا نزلہ زکام پر نم اور سرد/نم موسم سے بدتر ہوتا ہے، موسم کی تبدیلی سے بدتر ہوتا ہے۔

موٹا لعاب اور کرخت آواز، ممکنہ سردی کے زخم۔ سردی آنکھوں کو لگنے پر ٹھہر جائے۔ کولڈ ڈرنکس کی پیاس دردیں۔ یا کان کا درد، پانی والا اسہال۔ ان علامات کے ساتھ تر سرد موسم میں زیادتی ہو تو ڈلکامارا بہتر ہے۔

11- کلکیریا کارب CALCAREA CARB ناک سے پانی گرنے کے ساتھ اچانک، پرتشدد، روانی سے کوریزا؛ بہت چھینکیں؛ سر گرم؛ منہ خشک؛ تپش اور ٹھنڈ باری باری؛ ناک کی جڑ پر درد؛

گردن سخت؛ سکون اور جمود؛ آسانی سے سردی لگنا؛ پرانا ناک کا کیٹرہ زکام۔

12- پلسٹیلا PULSATILLA ناک میں گیلے پن کا احساس ہے۔

پچھلی ناک میں گاڑھا، پیلا، مضبوط بلغم، کالی باکرومیکم سے زیادہ واضح طور پر پیلا اور بہت زیادہ۔

پلسٹیلا سردی کے ساتھ عام طور پر بو اور ذائقہ کم ہوتا ہے، اور کھلی ہوا میں راحت ہوتی ہے، حالانکہ مریض ٹھنڈا ہوتا ہے۔

نرم مزاج جلد رونے والی، فربہ عورتوں کو یہ دوا خوب اثر کرتی ہے۔

چہرہ ایک طرف کا گلا کان لال، باقی ویسا ہی رہے۔

13- برائیونیاالبا BRYONIA ALBA نزلہ زکام میں پیاس بہت اور چڑچڑاپن۔

گرمی کے ساتھ بدتر۔۔سر درد، چکر، خشک ہونٹ، ضرورت سے زیادہ پیاس۔

برائیونیا سے علاج کے لئے ضرورت سے زیادہ پیاس کی چڑچڑاپن کلیدی علامات ہیں۔

ان کے علاوہ، بہت سی دوائیں ہیں، مریض کی انفرادی علامات کے مطابق تجویز کی جاسکتی ہیں۔

کچھ مزید دوائیں، مگر یہ سب ادویات کی علامات معلومات عامہ کیلئے پیش خدمت ہیں، آپ کے ڈاکٹر آپکی بہتر رہنمائی کر سکتے ہیں، یہ حتمی دوائیں نہیں۔۔۔ نہ کسی بھی ملک کی گورنمنٹ کی ہیلتھ اتھارٹی کا متبادلات متبادل ہیں۔ احتیاط علاج سے بہتر ہے۔

PRIMARY HOMOEOPATHIC REMEDIES FOR COLD AND FLU

Aconite napellus, Bryonia alba, Belladonna, Hepar sulphiuris calcareum, Allium cepa, Euphrasia, Arsenic album, Ipecac, Ammonium carb, Aurum triph, Kali carb, Kali bichromicum, Phosphorous, Merc solubilis, Gelsemium, Rhus tox, Natrum mur, Calcarea carb, Ocillococcinum, Influenzinum, Eucalyptus, Apis mellifica, Silicea, Nux vomica, Pulsatilla, Ocillococcinum ,Natrum muriaticum, Influenzinum, ..etc.

یہاں ایک مبارک بیان نقل کیا جارہا ہے، جو بیکٹیریا اور وائرس کے حوالے سے انتہائی اہم ہے۔

وائرس (VIRUS)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''وائرس (VIRUS) اپنے ارتقاء میں سب سے تیز ہے۔ کوئی چیز اتنی تیزی سے شکلیں بدلتی نظر نہیں آتی جتنی وائرس ہے۔

اگر ہومیو پیتھک طریق پر صحیح دوا دے کر اسے ختم نہ کیا جا سکے تو، اینٹی بائیوٹک دوا دینے سے جو وائرس کی قسم مرے گی، اس کے بدلے پہلے سے خطرناک ایک نئی قسم پیدا ہو جائے گی اور یہ سلسلہ بڑھتے بڑھتے کینسر میں تبدیل ہو سکتا ہے۔''

(ہومیو پیتھی علاج بالمثل صفحہ 15)

ادویات کی پوٹینسی کے بارے مزید معلومات بھی اگلی اقساط میں ہوں گی، مگر یہاں صرف اتنا بتانا ضروری ہے کہ، پرانی امراض کو بڑی پوٹینسی سے اکھاڑنے کی کوشش غلط ہوتی ہے۔ 30 پوٹینسی لمبا عرصہ استعمال کرنا بہتر ہوتا ہے۔

دواء کوئی بھی، کسی بھی پوٹینسی کی ہو (سوائے مدر ٹنکچر) ایک چھوٹی گولی یا چھوٹا سا ایک قطرہ بھی کافی ہوتا ہے، سوائے مدر ٹنکچر ادویات کے، جو دس سے پندرہ قطرے لینے ضروری ہوتے ہیں۔ مختلف ڈاکٹر مختلف دلیل رکھتے ہیں، مگر اس طریق پہ دوا اچھا اثر دکھا سکتی ہے۔

محمودہ احمد۔ جرمنی

تنظیم لجنہ اماء اللہ کے سو سال اور ہماری ذمہ داریاں

تقریر جلسہ گاہ مستورات جرمنی 2022ء

لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 25 دسمبر 1922ء کو رکھی اور حضرت اماں جانؓ اس کی پہلی پریذیڈنٹ منتخب ہوئیں۔

(الفضل 8/ فروری 1923ء، تاریخ لجنہ اماء اللہ حصہ اول صفحہ 66-72)

اس کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے 15 دسمبر 1922ء کو اپنے قلم سے قادیان کی مستورات کے نام ایک مضمون تحریر فرمایا جس میں سے کچھ حصہ پیش ہے:

’’ہماری پیدائش کی جو غرض و غایت ہے اس کو پورا کرنے کے لئے عورتوں کی کوششوں کی بھی اسی طرح ضرورت ہے جس طرح مردوں کی ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے عورتوں میں اب تک اس کا احساس پیدا نہیں ہوا کہ اسلام ہم سے کیا چاہتا ہے، ہماری زندگی کس طرح صرف ہونی چاہیے جس سے ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر کے مرنے کے بعد بلکہ اسی دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث ہوسکیں… علاوہ اپنی روحانی وعلمی ترقی کے آئندہ جماعت کی ترقی کا انحصار بھی زیادہ تر عورتوں ہی کی کوشش پر ہے۔ چونکہ بڑے ہو کر جو اثر بچے قبول کر سکتے ہیں وہ ایسا گہرا نہیں ہوتا جو بچپن میں قبول کرتے ہیں۔ اسی طرح عورتوں کی اصلاح بھی عورتوں کے ذریعہ سے ہوسکتی ہے۔‘‘

چودہ خواتین نے دستخط کیے۔ پہلا نام حضرت ام المؤمنین نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ کا تھا۔ یہ دستخط کنندگان حضورؓ کے ارشاد پر 25دسمبر 1922ء کو حضرت اماں جان سیّدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ کے گھر جمع ہوئیں۔ اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؓ نے بھی خطاب فرمایا۔ اس میں لجنہ کا قیام عمل میں آیا۔ تنظیم کا نام لجنہ اماءِ اللہ یعنی اللہ کی لونڈیوں کی انجمن تجویز فرمایا۔ آپؓ نے کئی مشورے دیے اور نصیحتیں کیں۔

حضورؓ نے اس تنظیم کے قیام کے اغراض و مقاصد کے بارہ میں کچھ نکات پیش فرمائے جن میں سے چند آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہوں:

1. اس امر کی ضرورت ہے کہ عورتیں باہم مل کر اپنے علم کو بڑھانے اور دوسروں تک اپنے حاصل کردہ علم کو پہنچانے کی کوشش کریں۔
2. اس بات کی ضرورت ہے کہ اس کے لئے ایک انجمن قائم کی جائے تاکہ اس کام کو باقاعدگی سے جاری رکھا جاسکے۔
3. اس امر کی ضرورت ہے کہ قواعد وضوابط سلسلہ احمدیہ کے پیش کردہ اسلام کے مطابق ہوں اور اس کی ترقی اور اس کے استحکام میں ممد ہوں۔
4. اس امر کی ضرورت ہے کہ جماعت میں وحدت کی روح قائم رکھنے کے لئے جو بھی خلیفہ وقت ہو اس کی تیار کردہ اسکیم کے مطابق اور اس کی ترقی کو مدّنظر رکھ کر تمام کارروائیاں ہوں۔
5. اس امر کی ضرورت ہے کہ تم اتحادِ جماعت کو بڑھانے کے لئے … کوشاں رہو…اور اس کے لئے ہر ایک قربانی کو تیار رہو۔
6. اس امر کی ضرورت ہے کہ اپنے اخلاق اور روحانیت کی اصلاح کی طرف ہمیشہ متوجہ رہو اور صرف کھانے، پینے، پہننے تک اپنی توجہ کو محدود نہ رکھو۔ اس کے لئے ایک دوسری کی پوری مدد کرنی چاہئے۔ اور ایسے ذرائع پر غور اور عمل کرنا چاہئے۔
7. اس بات کی ضرورت ہے کہ بچوں کی تربیت میں اپنی ذمہ داری کو خاص طور پر سمجھو اور ان کو دین سے غافل اور بددل اور رست بنانے کی بجائے چست، ہوشیار، تکلیف برداشت کرنے والے بناؤ۔ اور دین کے مسائل جس قدر معلوم ہوں ان سے ان کو واقف کرو اور خدا، رسولؐ، مسیح موعودؑ اور خلفاء کی محبت، اطاعت کا مادہ ان کے اندر پیدا کرو۔ اسلام کی خاطر اور اس کے منشا کے مطابق اپنی زندگیاں خرچ کرنے کا جوش ان میں پیدا کرو۔ اس لئے اس کام کو بجالانے کے لئے تجاویز سوچو اور ان پر عمل درآمد کرو۔

(ماخوذ از لجنہ اماء اللہ کی بنیاد اور اس کے شاندار نتائج)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’لجنہ کی تنظیم کے قیام سے آپ کو، احمدی عورت کو، اللہ تعالیٰ نے وہ مواقع میسر فرمادیئے جہاں آپ اپنے علم اور تجربے سے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچا سکتی ہیں اور اپنی صلاحیتوں اور اہلیتوں کو مزید چمکا سکتی ہیں۔ پس اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 19/ جون 2015ء صفحہ 20)

حضرت مصلح موعودؓ کی منشا اور خلفائے احمدیت کے مختلف مواقع پر کیے گئے خطابات کی روشنی میں اب ہم اس عظیم کام کو آگے لے کر چلنے کے بارہ میں راہنمائی حاصل کرنے کی کوشش کریں گے کہ ہم سے ان پاک ہستیوں نے کیا توقعات رکھی ہوئی ہیں۔

نماز کی ادائیگی ایک مسلمان پر فرض ہے۔ والدین نے نہ صرف خود نمازیں ادا کرنی ہیں بلکہ اپنی گودوں میں پلنے والے بچوں کو بھی نمازی بنانا ہے۔ اس حوالے سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سمجھاتے ہیں کہ:

’’نماز پڑھنے کی تلقین کرنا اور نماز پڑھنے کا صحیح طریق سکھانا یہ ماں باپ کا اولین فرض ہے۔ کس طرح کھڑے ہونا ہے، کس طرح نماز میں بیٹھنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ بچوں کی انتہائی بچپن میں تربیت کیا کرتے تھے۔ بیشک ذیلی تنظیمیں تربیت کرنے اور اکائی پیدا کرنے کے لئے بنائی گئی ہیں لیکن اس سے ماں باپ کی ذمہ داریاں کم نہیں ہوگئیں۔

بچوں میں نماز کی عادت راسخ کرنے کا گُر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ یوں بتاتے ہیں:

’’اپنی اگلی نسلوں کی تربیت کی کوشش کریں۔ ان کو بار بار یہ بتائیں کہ عبادت کے بغیر تمہاری زندگی بالکل بے معنی اور بے حقیقت، بلکہ باطل ہے … یہ شعور ہے جسے ہمیں اگلی نسلوں میں پیدا کرنا ہے… جب وہ صبح اٹھتے ہیں تو ان کو پیار اور محبت کی نظر سے دیکھیں، ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ ان کو بتائیں کہ تم جو اٹھے ہو تو خدا کی خاطر اٹھے ہو اور ان سے یہ گفتگو کیا کریں کہ بتاؤ آج نماز میں تم نے کیا کیا؟ کیا اللہ سے باتیں کیں؟ کیا دعائیں کیں؟ اور اس طریق پر ان کے دل میں بچپن ہی سے خدا تعالیٰ کی محبت کے بیج مضبوطی سے گاڑے جائیں گے، یعنی جڑیں ان کی مضبوط ہونگی۔ ان میں وہ تمام صلاحیتیں جو خدا کی محبت کے بیج میں ہوا کرتی ہیں وہ نشوونما پا کر کونپلیں نکالیں گی۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17/ جنوری 1997ء مطبوعہ خطبات طاہر جلد 16 صفحہ 39-41)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

پس آپ، جن کے ہاتھ میں مستقبل کی نسلوں کو سنوارنے کی ذمہ داری ہے، آپ کا کام ہے کہ اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کریں۔ اپنے آپ کو بھی ایک خدا کی عبادت کرنے والا بنائیں اور اپنے بچوں کے لئے یہ نیک نمونے قائم کرتے ہوئے ان کی بھی نگرانی کریں کہ ان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو رہا ہے (کہ نہیں)۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 19/ جون 2015ء صفحہ 20)

قرآن کریم جو ہماری ہدایت کا ذریعہ ہے، اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کے سلسلہ میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’قرآن کو غور سے پڑھیں۔ قرآن کریم کی تمام تعلیمات کی پیروی کریں۔ قرآن کو اپنا رہنما بنائیں، اس کی عطا کردہ ہدایات پر توجہ سے عمل کریں، اور یاد رکھیں کہ ہمیں قرآنی احکامات پر عمل کرنے کی طاقت تب ہی حاصل ہو گی جب ہم اللہ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اپنی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ اگر ایسا نہیں ہو گا تو ہمارے دین کو دنیا پر مقدم کرنے اور ہر وقت قربانی کے لیے تیار رہنے کے دعوے جھوٹے اور بے معنی اور کھوکھلے ہوں گے۔‘‘

(لجنہ اماء اللہ یو کے 12تا15 ستمبر 2019ء سالانہ اجتماع)

جماعت احمدیہ کو ایک بات جو تمام باقی مسلمانوں سے ممتاز کرتی ہے وہ ہے خلافت۔ اس کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’آج دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس کو خلافت کا بابرکت نظام عطا ہوا ہے۔ پس اس کی برکات سے دائمی حصہ پانے کے لئے، اپنی آئندہ نسلوں کو محفوظ رکھنے کے لئے خلافت کے ساتھ چمٹے رہیں۔ یہی دین ہے۔ یہی توحید ہے۔ یہی مرکزیت ہے اور اس کے ساتھ وابستگی میں خدا تعالیٰ کی رضا ہے۔ اس لیے اس نعمت کی قدر کریں۔ خدا کا شکر بجالائیں اور خلیفۂ وقت کے ساتھ ادب، احترام، اطاعت اور وفا اور اخلاص کا تعلق مضبوط تر کرتی چلی جائیں‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 28جنوری 2010ء صفحہ 2)

حضور اقدس مزید فرماتے ہیں:

… ’’آج اسلام کا غلبہ خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہو چکا ہے۔ اس لئے اس مقدس و بابرکت نظام کے معین و مددگار بن جائیں اور آنے والی نسلوں کو بھی نظام خلافت کے ساتھ وابستہ کرنے کی ہر ممکن جدوجہد کریں۔‘‘

(روزنامہ الفضل 14 مارچ 2014ء)

تبلیغ ہر احمدی کے لئے ایک اہم فریضہ ہے۔ اسلام احمدیت کا پیغام تمام دنیا میں پھیلانے کے لیے احمدی خواتین نے بھی اپنا حصہ ڈالنا ہے۔ اس بارہ میں راہ نمائی فرماتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’یہاں کی پلی بڑھی بچیاں ہیں، یا پڑھی لکھی عورتیں ہیں، ان کو تو زبان کی آسانی ہے۔ لجنہ کے تبلیغ کے شعبہ کو چاہئے کہ ایسی عورتوں اور بچیوں کی ٹیمیں بنائیں اور ان کو تبلیغ کے لئے استعمال کریں۔ لیکن ایک بات واضح طور پر ذہن میں رکھنی چاہئے کہ لڑکیوں کے تبلیغی رابطے صرف لڑکیوں سے ہونے چاہئیں، عورتوں سے ہونے چاہئیں۔ بعض لوگوں کے رابطے انٹرنیٹ کے ذریعے سے تبلیغ کے ہوتے ہیں اور انٹرنیٹ کے تبلیغی رابطے بھی صرف لڑکیوں اور عورتوں سے رکھیں۔‘‘

(اوڑھنی والیوں کے لئے پھول جلد سوم حصہ دوم صفحہ 29)

خلفائے احمدیت کی احمدی ماؤں سے توقعات

تربیتِ اولاد والدین، بالخصوص ماؤں کا اہم فریضہ ہے۔ حضور انور فرماتے ہیں:

’’کسی بھی قوم کے بنانے یا بگاڑنے میں عورت بہت اہم کردار ادا کرتی ہے کیونکہ مستقبل کی نسلیں اس کی گود میں پرورش پا رہی ہوتی ہیں۔‘‘

بچہ کی سب سے اعلیٰ تربیت گاہ اس کی ماں ہے۔ پس اس لئے ماؤں کو بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہماری ساری عورتیں یہ ذمہ داری ادا کرنے والی ہو جائیں بلکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ’’پچاس فیصد بھی ہو جائیں تو نسلوں کی حفاظت کی وہ ضمانت بن جائیں گی۔ ان کے دین کو سنوارنے والی بن جائیں گی۔ ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے والی بن جائیں گی۔ اسی طرح اپنی اولاد میں اپنی قوم اور ملک کے لئے قربانی کا جذبہ پیدا کرنا بھی ماؤں کا کام ہے اور یہ بھی عہد ہے۔ آپ

کے عہد میں شامل ہے۔ ان کے ذہنوں کو مکمل طور پر قوانین کی پابندی کے لئے تیار کرنا ماؤں کا کام ہے۔ برائی اور اچھائی میں تمیز پیدا کروانا ماؤں کا کام ہے۔ ملک کی ترقی کے لئے اپنا کردار ادا کرنا، اس کی طرف توجہ دلانا ماؤں کا کام ہے۔‘‘

عفت، پاکدامنی اور معاشرے میں امن وسکون کے حصول کے لئے پردہ بہت ضروری ہے۔ یہ اتنا اہم ہے کہ اس کا حکم قرآن کریم میں ملتا ہے، چنانچہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’... ہر احمدی لڑکی، لڑکے اور مرد اور عورت کو اپنی حیا کے معیار اونچے کرتے ہوئے معاشرے کے گند سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے نہ کہ یہ سوال یا اس بات پر احساس کمتری کا خیال کہ پردہ کیوں ضروری ہے؟ کیوں ہم ٹائٹ جِین اور بلاؤز نہیں پہن سکتیں؟ یہ والدین اور خاص طور پر ماؤں کا کام ہے کہ چھوٹی عمر سے ہی بچوں کو اسلامی تعلیم اور معاشرے کی برائیوں کے بارے میں بتائیں تبھی ہماری نسلیں دین پر قائم رہ سکیں گی اور نام نہاد ترقی یافتہ معاشرے کے زہر سے محفوظ رہ سکیں گی۔ ان ممالک میں رہ کر والدین کو بچوں کو دین سے جوڑنے اور حیا کی حفاظت کے لئے بہت زیادہ جہاد کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے اپنے نمونے بھی دکھانے ہوں گے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13جنوری 2017ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 03 فروری 2017ء صفحہ 6)

’’پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایک احمدی بچی اور ایک احمدی عورت کا ایک تقدس ہے، اس کی حفاظت اس کا کام ہے۔ کوئی ایسا کام نہ کریں جو دین سے دور لے جانے والا ہو۔ کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے آپ کے تقدس پر حرف آتا ہو۔‘‘

(الازھار لذوات الخمار جلد سوم حصہ دوم صفحہ 10-11

جلسہ سالانہ برطانیہ 2006ء مستورات سے خطاب)

’’... احمدی عورتوں اور بچیوں کو مغربی ممالک میں رہتے ہوئے صرف ایسے فیشن اختیار کرنے چاہئیں جو انہیں غیر اخلاقی حالت اور بے حیائی کی طرف لے جانے والے نہ ہوں۔ ایسے فیشن کی پیروی نہ کریں، ایسے لباس نہ پہنیں جو آپ کے جسم کے خدّ و خال کو ظاہر کرنے والے ہوں... بعض اوقات بچیاں سر کو، یا اپنے بالوں کو، یا بعض اوقات فیشن کی وجہ سے اپنے سینے کو بھی نہیں ڈھانپتیں۔ بعض ایسے کوٹ برقعے کے طور پر پہنتی ہیں جو ان کے جسم کو ظاہر کرنے والا ہوتا ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ پردے کی شرائط کو پورا کرنے والا کوٹ پہننا چاہیے اور درست طریق سے سر کو سکارف سے ڈھانپنا چاہیے۔ ہمیشہ اتنے بہترین انداز میں لباس پہنیں کہ کسی کو آپ کی حیا داری اور عفّت پر سوال اٹھانے کا بھی موقع نہ ملے۔ آپ کو اپنے پردے پر مان ہونا چاہیے۔

(سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ یوکے 12تا15ستمبر 2019ء، الفضل 17ستمبر 2019ء)

پھر معاشرہ میں کس حد تک مدغم ہونا ہے اور اس سلسلہ میں کس بات کا خیال رکھنا ہے، اس بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’دین کو ہر معاملے میں دنیا پر مقدم رکھنا آپ کا شعار ہونا چاہیے۔ آپ سب ایک اچھا شہری بننے کی کوشش کرتے ہوئے معاشرے کا صحت مند وجود بنیں۔ اس معاشرے میں Integrate ضرور ہوں، لیکن، اپنی دینی اور اخلاقی اقدار کو نہ بھولیں۔ Integration کا بہترین طریق یہ ہے کہ اس معاشرے کی بہتری کی خاطر کوشاں رہیں۔‘‘

(سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ برطانیہ 2021ء کے اختتامی اجلاس سے حضورِ انور کا بصیرت افروز خطاب، اور مختصر رپورٹ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’ماں باپ کے ظاہر رویّوں اور ایک دوسرے سے سلوک کا اثر بھی بچوں پر ہوتا ہے اور وہ ان کی ظاہری حالت اور اخلاق کو دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح لاشعوری طور پر بچوں پر ماں باپ کی دوسری برائیوں اور میلانات کا بھی اثر ہو رہا ہوتا ہے اور وہ ان کے میلانات سے اور برائیوں سے اثر لیتے ہیں۔ اس لئے ماں باپ کو اپنی اصلاح کرنے اور اپنی برائیوں سے اگلی نسل کو بچانے کے لئے کوشش بھی کرنی چاہئے اور دعا بھی کرنی چاہئے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 21دسمبر 2018ء جلسہ سالانہ برطانیہ 2018ء مستورات سے خطاب)

فرمایا:

’’پھر اس بات کو بھی تربیت کے نقطہ نظر سے ماں باپ کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ گھر کا ماحول ایسا پاکیزہ اور سازگار ہو... ظاہر و باہر ایک ہو۔ دوعملی نظر نہ آئے۔ پھر ہی بچے صحیح طور پر تربیت حاصل کریں گے۔ سچائی ہو اور ہر معاملے میں قول سدید ہو۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے نمونے ظاہر ہوں۔

(الفضل انٹرنیشنل 21دسمبر 2018ء جلسہ سالانہ برطانیہ 2018ء مستورات سے خطاب)

ایک اہم بات جس کا ہر ماں کو خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے وہ یہ ہے کہ صرف لڑکیوں کی تربیت پر توجہ نہیں دینی بلکہ لڑکوں کی تربیت کرنی بھی اتنی ہی اہم ہے، چنانچہ حضور اقدس فرماتے ہیں:

’’...اگر لڑکے ہیں تو انہیں بتانا ہے کہ شریعت نے تم پر عورت کے حقوق کی ذمہ داری ڈالی ہے۔ ہر ماں اپنے لڑکے کی، اپنے بچے کی اس طرح تربیت کرے تو بہت سارے مسائل گھروں کے بھی حل ہو جائیں گے کہ عورت کے حقوق کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے، شریعت میں تم پر ڈالی ہے، اور اس ذمہ داری کو ادا نہ کرنا گناہ ہے، تو آئندہ آنے والے احمدی مسلمان مرد، مسلمان عورت کے، بلکہ ہر عورت کے حقوق کے، علمبردار بن جائیں گے...

(الفضل انٹرنیشنل 16دسمبر 2016ء صفحہ 4)

ایک دوررس قوم صرف اپنے حال پر ہی نظر نہیں رکھتی بلکہ مستقبل کی منصوبہ بندی ساتھ ساتھ کرتی رہتی ہے۔ دین کے ساتھ جڑے رہنے کے بارے میں حضور اقدس کے پرحکمت الفاظ پیشِ خدمت ہیں:

’’وہ نوجوان بچیاں جو بلوغت کی عمر کو پہنچ رہی ہیں اور جن کی عقل اور سوچ پختہ ہوگئی ہے انہوں نے ان شاء اللہ تعالیٰ مائیں بھی بننا ہے۔ ان کو بھی ابھی سے سوچنا چاہئے کہ ان کا مقام کیا ہے اور ان پر کس قسم کی ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں۔ جہاں انہیں نیک نصیب ہونے اور اچھے خاوند ملنے کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں وہاں انہیں ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے بھی اپنے آپ کو تیار کرنا چاہئے جو مستقبل میں ان پر پڑنے والی ہیں۔ پس چاہے یہ شادی شدہ عورتیں ہیں، بچوں کی مائیں ہیں یا لڑکیاں ہیں، اگر سب نے اپنی ذمہ داری کو نہ سمجھا تو ایسے ماحول میں رہتے ہوئے جہاں آزادی کے نام پر بے حیائیاں کی جاتی ہیں، جہاں مذہب کو نہ سمجھنے کی وجہ سے خدا سے بھی دُوری پیدا ہوتی جارہی ہے، جہاں خدا کے وجود پر شکوک وشبہات کا اظہار کیا جارہا ہے، یا اکثر خدا تعالیٰ کے وجود سے ہی انکار کیا جارہا ہے، تو پھر نہ آپ کے دین سے جڑے رہنے کی کوئی ضمانت ہے، نہ آئندہ نسلوں کے دین سے جڑے رہنے کی کوئی ضمانت ہے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 10؍ اکتوبر 2014ء صفحہ 2)

جس دور میں سے ہم گزر رہے ہیں اس میں سوشل میڈیا ایک ایسی حقیقت بن گیا ہے جس کی نفی نہیں کی جاسکتی۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں بھی بار بار ہماری راہنمائی فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

’’آج کل سوشل میڈیا پر بہت سی بُرائیاں جنم لے رہی ہیں۔ نوجوان لڑکے لڑکیاں ماں باپ کے سامنے خاموشی سے چَیٹنگ کر رہے ہوتے ہیں۔ پیغامات کا اور تصاویر کا تبادلہ ہو رہا ہوتا ہے۔ نئے نئے پروگراموں میں اکاؤنٹ بنالیے جاتے ہیں اور سارا سارا دن فون، آئی پیڈ اور کمپیوٹر وغیرہ پر بیٹھ کر وقت ضائع کیا جاتا ہے۔ اس سے اخلاق بگڑتے ہیں، مزاج میں چڑچڑا پن پیدا ہونے لگتا ہے اور بچے دیکھتے ہی دیکھتے ہاتھوں سے نکل جاتے ہیں۔ ان ساری باتوں پر نظر رکھنے اور انہیں محدود کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے آپ کو ان کے لیے متبادل مصروفیات بھی سوچنا ہوں گی۔ انہیں گھریلو کاموں میں مصروف کریں۔ جماعتی خدمات میں شامل کریں اور ایسی مصروفیات بنائیں جو ان کے لیے اور معاشرہ کے لیے مثبت اور مفید ہوں۔ یہ بڑی اہم ذمہ داری ہے جسے احمدی مستورات نے بجا لانا ہے۔‘‘

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ جرمنی 10؍ جولائی 2016ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں اپنے فرائض ادا کرنے والیاں، خلیفۂ وقت کی توقعات پر پورا اترنے والیاں اور حضور اقدس کے ہر حکم پر لبیک کہنے والیاں بنائے اور خلیفۂ وقت ہمیشہ ہم سے خوش اور راضی ہوں، آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 21تا27؍ اکتوبر 2016ء صفحہ 6)

عفت، پاکدامنی اور معاشرے میں امن وسکون کے حصول کے لئے پردہ بہت ضروری ہے۔ یہ اتنا اہم ہے کہ اس کا حکم قرآن کریم میں ملتا ہے، چنانچہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں ’’... ہر احمدی لڑکی، لڑکے اور مرد اور عورت کو اپنی حیا کے معیار اونچے کرتے ہوئے معاشرے کے گند سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے نہ کہ یہ سوال یا اس بات پر احساس کمتری کا خیال کہ پردہ کیوں ضروری ہے؟ کیوں ہم ٹائٹ جِین اور بلاؤز نہیں پہن سکتیں؟ یہ والدین اور خاص طور پر ماؤں کا کام ہے کہ چھوٹی عمر سے ہی بچوں کو اسلامی تعلیم اور معاشرے کی برائیوں کے بارے میں بتائیں تبھی ہماری نسلیں دین پر قائم رہ سکیں گی اور نام نہاد ترقی یافتہ معاشرے کے زہر سے محفوظ رہ سکیں گی۔ ان ممالک میں رہ کر والدین کو بچوں کو دین سے جوڑنے اور حیا کی حفاظت کے لئے بہت زیادہ جہاد کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے اپنے نمونے بھی دکھانے ہوں گے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13؍ جنوری 2017ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 03؍ فروری 2017ء صفحہ 6)

’’پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایک احمدی بچی اور ایک احمدی عورت کا ایک تقدس ہے، اس کی حفاظت اس کا کام ہے۔ کوئی ایسا کام نہ کریں جو دین سے دور لے جانے والا ہو۔ کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے آپ کے تقدس پر حرف آتا ہو۔‘‘

(’’الازھار لذوات الخمار‘‘ جلد سوم حصہ دوم صفحہ 10-11

جلسہ سالانہ برطانیہ 2006ء مستورات سے خطاب)

’’... احمدی عورتوں اور بچیوں کو مغربی ممالک میں رہتے ہوئے صرف ایسے فیشن اختیار کرنے چاہئیں جو انہیں غیر اخلاقی حالت اور بے حیائی کی طرف لے جانے والے نہ ہوں۔ ایسے فیشن کی پیروی نہ کریں، ایسے لباس نہ پہنیں جو آپ کے جسم کے خدّ و خال کو ظاہر کرنے والے ہوں ... بعض اوقات بچیاں سر کو، یا اپنے بالوں کو، یا بعض اوقات فیشن کی وجہ سے اپنے سینے کو بھی نہیں ڈھانپتیں۔ بعض ایسے کوٹ برقعے کے طور پر پہنتی ہیں جو ان کے جسم کو ظاہر کرنے والا ہوتا ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ پردے کی شرائط کو پورا کرنے والا کوٹ پہننا چاہیے اور درست طریق سے سر کو سکارف سے ڈھانپنا چاہیے۔ ہمیشہ اتنے بہترین انداز میں لباس پہنیں کہ کسی کو آپ کی حیا داری اور عفّت پر سوال اٹھانے کا بھی موقع نہ ملے۔ آپ کو اپنے پردے پر مان ہونا چاہیے۔

پھر معاشرہ میں کس حد تک مدغم ہونا ہے اور اس سلسلہ میں کس بات کا خیال رکھنا ہے، اس بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’دین کو ہر معاملے میں دنیا پر مقدم رکھنا آپ کا شعار ہونا چاہیے۔ آپ سب ایک اچھا شہری بننے کی کوشش کرتے ہوئے معاشرے کا صحت مند وجود بنیں۔ اس معاشرے میں Integrate ضرور ہوں، لیکن، اپنی دینی اور اخلاقی اقدار کو نہ بھولیں۔ Integration کا بہترین طریق یہ ہے کہ اس معاشرے کی بہتری کی خاطر کوشاں رہیں۔‘‘

(سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ برطانیہ 2021ء کے اختتامی اجلاس سے حضورِ انور کا بصیرت افروز خطاب، اور مختصر رپورٹ)

ماں باپ کے ظاہر رویّوں اور ایک دوسرے سے سلوک کا اثر بھی بچوں پر ہوتا ہے اور وہ ان کی ظاہری حالت اور اخلاق کو دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح لاشعوری طور پر بچوں پر ماں باپ کی دوسری برائیوں اور میلانات کا بھی اثر ہو رہا ہوتا ہے اور وہ ان کے میلانات سے اور برائیوں سے اثر لیتے ہیں۔ اس لئے ماں باپ کو اپنی اصلاح کرنے اور اپنی برائیوں سے اگلی نسل کو بچانے کے لئے کوشش بھی کرنی چاہئے اور دعا بھی کرنی چاہئے۔

پھر اس بات کو بھی تربیت کے نقطہ نظر سے ماں باپ کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ گھر کا ماحول ایسا پاکیزہ اور سازگار ہو ... ظاہر و باہر ایک ہو۔ دوعملی نظر نہ آئے۔ پھر ہی بچے صحیح طور پر تربیت حاصل کریں گے۔ سچائی ہو اور ہر معاملے میں قول سدید ہو۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے نمونے ظاہر ہوں۔

ایک اہم بات جس کا ہر ماں کو خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے وہ یہ ہے کہ صرف لڑکیوں کی تربیت پر توجہ نہیں دینی بلکہ لڑکوں کی تربیت کرنی بھی اتنی ہی اہم ہے، چنانچہ حضور اقدس فرماتے ہیں ”...اگر لڑکے ہیں تو انہیں بتانا ہے کہ شریعت نے تم پر عورت کے حقوق کی ذمہ داری ڈالی ہے۔ ہر ماں اپنے لڑکے کی، اپنے بچے کی اس طرح تربیت کرے تو بہت سارے مسائل گھروں کے بھی حل ہو جائیں گے کہ عورت کے حقوق کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے، شریعت میں تم پر ڈالی ہے، اور اس ذمہ داری کو ادا نہ کرنا گناہ ہے، تو آئندہ آنے والے احمدی مسلمان مرد، مسلمان عورت کے، بلکہ ہر عورت کے حقوق کے، علمبردار بن جائیں گے...

(الفضل انٹرنیشنل 16؍دسمبر 2016ء صفحہ 4)

خلفائے احمدیت کی احمدی ماؤں سے توقعات

ایک دور رس قوم صرف اپنے حال پر ہی نظر نہیں رکھتی بلکہ مستقبل کی منصوبہ بندی ساتھ ساتھ کرتی رہتی ہے۔ دین کے ساتھ جڑے رہنے کے بارے میں حضور اقدس کے پر حکمت الفاظ پیشِ خدمت ہیں:

”وہ نوجوان بچیاں جو بلوغت کی عمر کو پہنچ رہی ہیں اور جن کی عقل اور سوچ پختہ ہوگئی ہے انہوں نے ان شاء اللہ تعالیٰ مائیں بھی بننا ہے۔ ان کو بھی ابھی سے سوچنا چاہئے کہ ان کا مقام کیا ہے اور ان پر کس قسم کی ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں۔ جہاں انہیں نیک نصیب ہونے اور اچھے خاوند ملنے کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں وہاں انہیں ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے بھی اپنے آپ کو تیار کرنا چاہئے جو مستقبل میں ان پر پڑنے والی ہیں۔ پس چاہے یہ شادی شدہ عورتیں ہیں، بچوں کی مائیں ہیں یا لڑکیاں ہیں، اگر سب نے اپنی ذمہ داری کو نہ سمجھا تو ایسے ماحول میں رہتے ہوئے جہاں آزادی کے نام پر بے حیائیاں کی جاتی ہیں، جہاں مذہب کو نہ سمجھنے کی وجہ سے خدا سے بھی دُوری پیدا ہوتی جارہی ہے، جہاں خدا کے وجود پر شکوک وشبہات کا اظہار کیا جارہا ہے، یا اکثر خدا تعالیٰ کے وجود سے ہی انکار کیا جارہا ہے، تو پھر نہ آپ کے دین سے جڑے رہنے کی کوئی ضمانت ہے، نہ آئندہ نسلوں کے دین سے جڑے رہنے کی کوئی ضمانت ہے۔“

(الفضل انٹرنیشنل 10؍اکتوبر 2014ء صفحہ 2)

خلفائے احمدیت کی احمدی ماؤں سے توقعات

پیاری بہنو! جس دور میں سے ہم گزر رہے ہیں اس میں سوشل میڈیا ایک ایسی حقیقت بن گیا ہے جس کی نفی نہیں کی جاسکتی۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں بھی بار بار ہماری راہنمائی فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں ”آج کل سوشل میڈیا پر بہت سی بُرائیاں جنم لے رہی ہیں۔ نوجوان لڑکے لڑکیاں ماں باپ کے سامنے خاموشی سے چَیٹنگ کر رہے ہوتے ہیں۔ پیغامات کا اور تصاویر کا تبادلہ ہو رہا ہوتا ہے۔ نئے نئے پروگراموں میں اکاؤنٹ بنالیے جاتے ہیں اور سارا سارا دن فون، آئی پیڈ اور کمپیوٹر وغیرہ پر بیٹھ کر وقت ضائع کیا جاتا ہے۔ اس سے اخلاق بگڑتے ہیں، مزاج میں چڑچڑا پن پیدا ہونے لگتا ہے اور بچے دیکھتے ہی دیکھتے ہاتھوں سے نکل جاتے ہیں۔ ان ساری باتوں پر نظر رکھنے اور انہیں محدود کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے آپ کو ان کے لیے متبادل مصروفیات بھی سوچنا ہوں گی۔ انہیں گھریلو کاموں میں مصروف کریں۔ جماعتی خدمات میں شامل کریں اور ایسی مصروفیات بنائیں جو ان کے لیے اور معاشرہ کے لیے مثبت اور مفید ہوں۔ یہ بڑی اہم ذمہ داری ہے جسے احمدی مستورات نے بجا لانا ہے۔“

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ جرمنی 10؍جولائی 2016ء)

آخر میں لجنہ اماء اللہ کی سو سالہ جوبلی جو ہم منانے جارہے ہیں، اس حوالہ سے لجنہ اماء اللہ جرمنی کی ایک عاملہ ممبر کے ایک سوال کے جواب میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو جواب ارشاد فرمایا، وہ پیشِ خدمت ہے۔فرمایا ”اصل چیز یہ ہے کہ سو سال پورے ہونے پہ آپ کی لجنہ کی ہر ممبر جو ہے وہ سو فیصد، اور ناصرات کی ہر ممبر سو فیصد جماعتی معاملات میں involve ہونی چاہیے، جماعتی تعلیم پہ عمل کرنے والی ہونی چاہیے۔سو فیصد جو ہے اللہ تعالیٰ کی صحیح عبادت گزار ہونی چاہیے۔قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی اور اس پہ عمل کرنے والی ہونی چاہیے۔ جماعت کے ساتھ اس کا مضبوط تعلق ہونا چاہیے۔ یہ سب بنیادی چیزیں ہیں... اصل تو چیز یہ ہے کہ اس سو سال میں ہمیں کوئی شخص انگلی اٹھا کر یہ نہ کہے کہ سو سال تو پورے ہوگئے، جوبلیاں منا رہے ہیں ... ان کے ایمان ایسے ہیں کہ قرآن کریم کا حکم ہے حیادار لباس کا، ان کے حیادار لباس نہیں ہوتے۔قرآن کریم کا حکم ہے پردے کرنے کا، ان کے پردے بھی صحیح نہیں ہیں۔قرآن کریم کا حکم ہے اللہ کے حق ادا کرنے کا، وہ تو بہت ساری ایسی ہیں جو حق ادا نہیں کر رہیں۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے بندوں کے حقوق ادا کرنے کا، اس میں بہت ساری ایسی ہیں جو بندوں کے حقوق ادا نہیں کر رہیں۔ تو اگر ہماری اکثریت، یا نصف بھی، پوری طرح عمل نہیں کر رہی ان چیزوں پہ جو بنیادی چیزیں ہیں اسلام کی تعلیم کی، تو پھر سو سالہ جوبلیاں منانے کا تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔تو اصل میں یہی ہے کہ سو سال پورے ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے ایمانوں کی مضبوطی کا بھی جائزہ لیں۔ اس کے لئے بھی ایک سکیم بنائیں۔“

(نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کے ساتھ virtual ملاقات
بتاریخ 27 مارچ 2021ء لجنہ Sonder Infopost)

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں اپنے فرائض ادا کرنے والیاں، خلیفۂ وقت کی توقعات پر پورا اترنے والیاں اور حضور اقدس کے ہر حکم پر لبیک کہنے والیاں بنائے اور خلیفۂ وقت ہمیشہ ہم سے خوش اور راضی ہوں، آمین۔

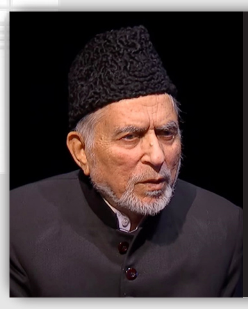

مولانا عبدالباسط شاہد۔ لندن

سانحہ ارتحال محترمہ محمودہ باسط مرحومہ

میری اہلیہ محترمہ محمودہ باسط صاحبہ مئی 1941ء میں ہوشیارپور، انڈیا میں میاں چراغ دین صاحب کے یہاں پیدا ہوئیں۔ آپ مولوی محمد صدیق صاحب مرحوم (لائبریرین خلافت لائبریری) اور مولوی محمد شریف صاحب مرحوم (مبلغ بلادِ عربیہ) کی بھانجی تھیں۔

1960ء میں ہماری شادی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے چھ بچوں سے نوازا۔ خاکسار نے جب افریقہ میں پندرہ سال خدمت کی توفیق پائی تو اس دوران بیشتر وقت مرحومہ نے ربوہ میں رہ کر چھ بچوں کی اکیلے پرورش کی۔

ہر طرح سے میرے عہدِ وقفِ زندگی کو نباہنے میں ممد و مددگار رہیں۔ جہاں جہاں میرے ساتھ رہیں، وہاں اپنے نیک نمونے سے میری مساعی میں سہولت پیدا کی۔

پابندِ صوم وصلوٰۃ اور دعاگو خاتون تھیں۔قرآن کریم سے بے حد محبت تھی۔جس جس شہر اور ملک میں رہیں، مقامی بچوں کو قرآن کریم ناظرہ سکھاتی رہیں۔سینکڑوں بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھایا۔ افریقہ میں بعض ناخواندہ خواتین کو بھی پہلے یسرنالقران پڑھنا سکھایا اور پھر قرآن کریم ناظرہ۔

خلافت سے محبت اور عقیدت کا گہرا تعلق تھا۔ دوسروں کو بھی خلیفہ وقت کی اطاعت کی تلقین کرتیں۔ خلیفۂ وقت کی ہر تحریک پر لبیک کہتیں۔

اسلامی تعلیمات کی پابندی کرتیں۔ میرے ساتھ کچھ سال زیمبیا میں گزارے۔ جب وہاں پہنچیں تو کسی خاتون نے اشارۃً کہا کہ یہاں ربوہ والا روایتی پردہ نہیں چلے گا لہذا اپنا پردہ کچھ ”آسان“ کرلیں۔ انہوں نے فوراً جواب دیا کہ میرے شوہر بحیثیت مربی پردہ کی تلقین کرتے ہیں۔ میں اپنے عملی نمونے سے ان کا ساتھ دینے کے لیے آئی ہوں۔ میرا پردہ ایسا ہی رہے گا۔

اسی طرح ایک مرتبہ کلر کہار میں ایک مزار کے پاس سے گزر ہوا۔ وہاں لوگ روایتی مشرکانہ رسوم میں مصروف نظر آئے۔ مرحومہ کچھ عورتوں کے پاس گئیں اور انہیں کہا کہ میں قرآن کریم پڑھتی بھی ہوں پڑھاتی بھی ہوں۔ مجھے تو کہیں مزار پرستی کی کوئی تعلیم نظر نہیں آئی۔تم نے مزاروں کو سجدہ کرنا کس اسلام سے سیکھا ہے؟

جماعت احمدیہ مسلمہ کے لیے بہت غیرت رکھتی تھیں۔ 1974ء میں پاکستانی حکومت کے بدنامِ زمانہ فیصلے کے وقت ہم حیدرآباد، سندھ میں تھے۔ آئے دن مشن ہاؤس کے باہر دھمکی آمیز پوسٹر چسپاں کر دیے جاتے۔طرح طرح سے ڈرایا دھمکایا جاتا۔ ہماری بڑی دو بچیاں اس وقت سکول میں پڑھ رہی تھیں۔ انہیں غیر مسلم ہونے کے طعنے دیے جانے لگے۔مرحومہ ان کے سکول گئیں اور ہیڈمسٹرس کو کہا کہ میری بچیاں آپ کے سکول کی ہر تقریب میں قرآن کریم کی تلاوت کرتی رہی ہیں۔تلاوتِ قرآن کریم کے مقابلہ میں سب سے سبقت لیتی ہیں۔ آج ایسا کیا ہوگیا کہ انہیں غیر مسلم کہہ کر تکلیف دی جارہی ہے؟ حکومت جو بھی کہے، یہ مسلمان ہیں اور یہ تمہیں بھی معلوم ہے۔

عرصہ سات برس dementia کے مرض کا شکار رہیں۔ عمر بھر صابرہ اور شاکرہ رہی تھیں اور یہ بیماری بے حد صبر آزما تھی۔ یوں آخری دم تک صابرہ رہنے کی توفیق پائی۔مورخہ 16؍ اگست 2022ء، بعمر 81 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ پسماندگان میں اپنے شوہر کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے چھوڑے ہیں۔ دو پوتے مربیانِ سلسلہ ہیں۔عزیزم نبیل احمد باسط صاحب آسٹریا میں بطور مربی سلسلہ تعینات ہیں۔عزیزم رومان محمود باسط صاحب حال ہی میں جامعہ احمدیہ یوکے سے فارغ التحصیل ہوئے ہیں۔آپ مکرم آصف محمود باسط آف لندن کی والدہ محترمہ تھیں۔

مورخہ 23 اگست بروز منگل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسلام آباد میں مرحومہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اسی روز Eashing, Godalming کے احمدیہ قبرستان کے قطعۂ موصیان میں تدفین عمل میں آئی اور قبر تیار ہونے پر مکرم عبد السلام ظافر نے دعا کروائی۔

ڈاکٹر نصیر احمد طاہر۔ ویلز برطانیہ

اسکول کُھل رہے ہیں

جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی ہے جو مجھے شفا دیتا ہے

امراض کے پھیلاؤ اور اسکول

اسکولوں سے بھی امراض گھر گھر پھیلتی ہیں۔ احتیاط کم کرسکتی ہے؟

اسکول کھل گئے ہیں، سمجھیں کچھ متعدی امراض ممکنہ طور پہ گھر آئیں گی۔ کلاسیں شروع ہوگئی ہیں، جس کا مطلب ہے کہ بچے وہی کر رہے ہوں گے جو وہ اپنی عادت میں ہمیشہ کرتے ہیں، اپنے خیال میں جو بہترین کر سکتے ہیں-سیکھنا، باہر کھیلنا اور یقینا جراثیم پھیلانا۔ مگر وہ بے خبر ہیں، جب تک ان کو بہترین تربیت فراہم نہ کی جائے۔

چاہے پینسل یا پینسل تراش ایک دوسرے کا استعمال کریں، کبھی ربڑ کی ضرورت ہوگی، ان کے ہاتھوں سے، یا جب چھینکیں آئیں یا کھانسی کریں تو بھی امراض ادھر ادھر منتقل ہونا ایک فطری عمل ہے۔ یا کھیلیں گے تو گیند کو ساتھی ہم جماعت کی طرف اچھالنا ہوگا- بچے آسانی سے جراثیم پھیلانے کا باعث بن سکتے ہیں، اسکول کے میدان وہ کھانستے چھینکتے یا بھاگتے زور زور سے سانس لیتے ہوئے امراض منتقل کرتے- گویا ایک دوسرے کے لئے امراض کا پیش خیمہ ہو سکتے ہیں۔ بچوں کا معمول اور یہی طریق زندگی ہے۔

سب جانتے ہیں، ماحولیاتی اثرات، ایک دوسرے سے بیکٹیریا، وائرس کی منتقلی عام اور آسان ہے۔ اسکولوں سے متعدی امراض کا گھروں میں آنا کوئی نئی بات نہیں۔

بچوں کو ہاتھ دھونے اور خاص طور پہ ٹوئلیٹ کے بعد صابن سے اچھی جھاگ بنتے مکمل ہاتھوں کو مل مل کر کھلے پانی میں دھونا ضروری ہے۔ ہیضہ، پیچش، ٹائیفائیڈ سمیت بہت سی متعدی امراض پھیلنے کی ایک وجہ ہاتھوں کے دھونے میں پانی یا صابن کی قلت ہوسکتی ہے۔

دوسری طرف ایک لمحہ فکریہ یہ ہے کہ آئے دن نت نئی ادویات مارکیٹ میں آ رہی ہیں، مگر جوں جوں ادویات کا استعمال ان امراض کو روکنے کیلئے کیا جاتا ہے، یہ امراض اتنی ہی بڑھ کر اقسام بدل کر آ رہی ہیں۔ کچھ اقساط میں افادہ عامہ کیلئے اسکولوں سے آنے والی متعدی امراض کا ذکر ہوگا۔ آج فلو سے متعلق کچھ ادویات پیش خدمت ہیں۔

ضروری تاکید اور قابل توجہ بات یہ ہے، کہ متعدی اور وبائی امراض کے بارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مجوزہ نسخوں کو استعمال کرتے رہنے سے امراض یا تو آتی نہیں، یا گھروں سے جلدی چلی جاتی ہیں، اور بچے اور بڑے بھی امراض کی منتقلی کا باعث کم ہی بنتے ہیں۔ یہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا خاص احسان ہے۔

اگر امراض آتی ہیں تو ہماری بے احتیاطی ہوتی ہے یا ان مبارک نسخوں کی طرف توجہ کم ہونے سے، مگر پھر ہم سے ہی کوئی توجہ دلاتا ہے تو فوری استعمال سے طبیعت بہتر ہوجاتی ہے۔

کوئی بھی احتیاط یا علاج گورنمنٹ گائیڈ لائن کا متبادل نہیں ہے۔ ادارہ صحت کی گائیڈ لائن پہ توجہ ضروری ہے - یہ مزید احتیاط ہے۔

ہر ملک کی گورنمنٹ اسکولوں سے پھیلنے والی متعدی امراض کیلئے بھی کچھ احتیاطی تدابیر شائع کرتی ہیں، اور اسکولوں سے بھی ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔ ان پہ توجہ دینا بہت ضروری ہے۔

یہ امر قابل تحسین ہے کہ اچھے اسکولوں سے بچوں کے والدین کو ممکنہ پھیلنے والی امراض اور بچاؤ کے بارے بہت معلومات فراہم کی جاتی ہیں، ان پہ توجہ دینا ضروری ہے۔

بچوں کے اسکولز اور ہیلتھ سینٹر سے کووڈ - 19 کے بارے ہدایات کے علاوہ ٹیسٹ کٹ فراہم کی جاتی ہیں۔ باشعور رہنا، اور بروقت ٹیسٹ بھی بہت اچھی احتیاط ہے، علاوہ بار بار ہاتھ دھونا اور ماسک کے استعمال کے۔

سوشل میڈیا کا زمانہ ہے، نسخے ٹوٹکے اور ہدایات بارش کی طرح برستی ہیں، اور بتانے کا طریق بھی ایسا کہ ہر کوئی یقین کرلے۔ مگر قابل توجہ بات ہے کہ اگر دنیا وقت کے ساتھ باشعور ہو رہی ہے تو اپنی صحت جیسے حساس معاملہ میں بہت سے لوگ دیکھے سمجھے بغیر فوری عمل کیوں کرتے ہیں؟ نہیں پتہ کہ کون کہہ رہا ہے، یا کیا وہ کہنے والا کچھ علاج اور صحت کے بارے جانتا بھی ہے یا نہیں۔ ہر پوسٹ ادھر سے آئی ادھر پھیلائی جا رہی ہے۔

دوسری طرف ایک اہم بات ہومیوپیتھی کے بارے بھی ہے کہ 30 سال سے زائد عرصہ میں دنیا نے یہ تو بہت اچھے سے جان لیا، یا یقین کرلیا کہ ہومیوپیتھی ادویات سے شفاء ممکن ہے۔ مگر یہ کیوں نہیں جانتے کہ اس کا نام علاج بالمثل ہے، یعنی علامات کا علاج۔

جب تک علامات نہ بتائی جائیں تو اصل دوا یا بہتر دوا کا انتخاب کیسے ہو؟ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے بھی ٹکسالی کے نسخے قابو کرنے، یا استعمال کرنے پہ گہرے تعجب کا اظہار فرمایا ہے۔

علامات سمجھنے میں ڈاکٹرز کو توجہ کی ضرورت ہے، اور مریض کو بھی اپنا احوال یعنی علامات بتانے کیلئے وقت دینا ضروری ہے۔

موسمی، وبائی، متعدی یا اچانک نزلہ زکام فلو SEASONAL & COMMUNICABLE COLD AND FLU

ھوالشافی

1۔ **ایکونائیٹ Aconite napellus** نزلہ زکام یا کوئی بھی اچانک مرض آئے تو ایکونائیٹ فوری لینے مرض نہیں بڑھتی۔

یہ فوری مرض پہ کاری ہے یہ خشک موسم اور سردی اور گرمی میں بھی، فوری اثر اور بہتر ہے۔

ایکونائیٹ کی بنیادی علامات سے کچھ اہم علامات یہ ہیں:

خوف، اضطراب اور بے چینی کے علاج کے لیے ایکونائٹ کا استعمال کیا جاتا ہے۔

شدید اچانک بخار؛ خشک، سرد موسم یا بہت گرم موسم کے اثرات کی علامات:

جھنجھناہٹ، سردی اور بے حسی۔

اور بھاری، دھڑکن کے احساس سے سر درد---۔

2۔ **رسٹاکس Rhus toxicodendron** برسات کا اثر یا بھیگ جانے سے جن کو بخار کھانسی نزلہ ہو، وہ رسٹاکس لیا کریں۔

زکام، گیلے سردی موسم میں بخار کے ساتھ، اس کا بہنے کے باوجود زکام رکاوٹ (بند بند سا) سے ہو۔

ایئر کولر یا گیلی ٹھنڈی ہوا یا نہانے سے مرض بڑھے۔

3۔ **Gelsemium sempervirens** نزلہ، زکام ہو اور سردی واضح۔

غنودگی، پژمردگی، جسم ڈھیلا، آنکھیں نہ کھول پائے مشکل لگے یا اچھا نہ لگے۔

جن کو پیاس نہیں ہوتی، پیشاب زیادہ ہو وہ جلسیمیم لیں۔

4۔ **ایلیئم سیپا Allium cepa** جب ہم پیاز کاٹیں، اور جو آنکھوں، ناک میں احساس ہوتا ہے، وہ علامات یاد کریں۔

زیادہ پیاز کاٹنے پہ سر کی کچھ علامات اور گلے ناک کی کاٹنے والی جلن، چھینکیں بنتی ہے۔ وہ یاد رکھیں، وہی اس دوا کی علامات ہیں۔

ناک بہت بہنے پہ بھی ناک کی جڑ ہے کچھ اٹکا لگے، خاص گرم کمرہ میں چھینکیں۔

آنسو تیکھے، آنکھ ناک سرخ۔ جب بھی ایسا زکام ہو تو، دوا ایلیئم سیپا بہتر ہوگی۔

مرض کچھ دن کی ہو تو ناک ملنے صاف کرنے میں چھلنی کٹن کا احساس، جیسی علامات۔

5۔ **Sabadilla** جب ناک بند، بند گلا، منہ تالو خشک ہو۔ جلد ناخن بھی خشک

موسمی فلو بھی یکا یک زکام، آنکھوں ناک سے پانی، چھینکیں۔

خوشبو زیادہ محسوس، سردرد، سوچنے پہ بڑھے، پیٹ ٹھنڈا، رال بہے۔ ہو تو سباڈیلا دوا بہتر ہے۔

6۔ **ARSENICUM ALBUM** سردی کے نزلہ زکام میں بہتر ہے۔ زکام کی شدت ہو۔

ذہنی بے چینی اور جسمانی درد، لگے کہ، مر ہی نہ جائیں، موت کا خوف۔

بار بار منہ گیلا کرنے جیسی پیاس، کمرہ سے نکلتے فوری چھینکیں، کان گونجیں۔

مضطرب، سانس میں مشکل، ماتھے کی تپکن، کپڑا اوڑھنے پہ سکون ہو، تو آرسینک البم دوا ہے۔ (شدت مرض میں اباق اسہال بھی ہو سکتے کسی کسی کو)۔

SYMPTOMS OF SEASONAL COLD AND FLU

Fever, Sneezing, Running nose, Watery eyes, Obstruction of nose, Nasal congestion, Weakness, Malaise, Muscular ache, Cough, Sore throat, Loss of appetite, Fatigue, Headache. etc

نزلہ زکام کی چند علامات

بخار، چھینکیں،، ناک چل رہا ہے/ بہتا، پانی والی آنکھیں/ پرنم، ناک میں رکاوٹ، ناک کی بندش، کمزوری، بدحالی/بدمزگی/بے چینی، ھوں کا درد، کھانسی، گلے میں خراش یا سوجن، بھوک میں کمی، تھکاوٹ، سر درد، وغیرہ۔

7۔ **سلیشیا Silicea** سردی بھی زکام بخار بھی، سانس تنگ، ہو اس کا زکام کبھی جلتا کبھی خشک ہوتا ہے۔

ناک ٹھنڈی خراش دار چھلن خون آلود لگے، مگر اکثر ناکام چھینک، مجری البول کی خراش۔

گلے کی خشکی کھردری کھانسی ایسی علامات ہوں تو سیلیشیا دوا ہوگی۔

8۔ **یوپاٹوریئم پرف Eupatorium perfoliatum** جب حد سے زیادہ جسم ٹوٹے دردیں، ہڈی ہڈی درد کرے۔ اور پارٹ آف باڈی ہلائے نہ جائیں،

آنکھیں پلکیں، ڈھیلے درد۔ اور تیز نزلہ زکام بخار ہے تو، سرد پانی کی طلب کرے۔

ہڈی پسلی جسم درد، پسینہ کم یا بالکل نہ ہو یوپاٹوریئم پرف بہت کام کرے گی۔

9۔ **Kalium bichromicum** جن کو کھانسی نزلہ کے ساتھ ناک بھی بند، ناک میں پپڑیاں کھرنڈ، سردرد۔

بقیہ صفحہ 4 پر

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 20/ اگست 2022ء بروز ہفتہ 12 بجے دوپہر اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر ایک نماز جنازہ اور چند نماز جنازہ غائب پڑھائے۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ صالحہ صفی محمود صاحبہ اہلیہ مکرم خلیفہ صفی محمود صاحب مرحوم (یوکے)

18/ اگست 2022ء کو 80 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور مکرم مولوی عبد الکریم صاحب (سابق مبلغ سیرالیون) کی بیٹی تھیں۔ آپ قادیان میں پیدا ہوئیں اور بیس سال کی عمر میں والدین کے ساتھ برطانیہ آئیں۔ یہاں آنے کے بعد انہوں نے لائبریری سائنس میں تعلیم حاصل کی اور انیس سال تک South Thames کالج میں ٹیچر رہیں۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے زیر سایہ لمبا عرصہ خدمت کی توفیق ملی اور حضور رحمہ اللہ نے جو کتب تصنیف فرمائیں ان میں حوالہ جات کی تلاش کا کام بخوبی سرانجام دیتی رہیں۔ آپ نے امۃ الحیٔ لائبریری کو ترتیب دینے کی بھی توفیق پائی۔ آپ کو چونکہ ریسرچ کا شوق تھا اس لئے اپنی فیملی کے بعض افراد کی سیرت و سوانح پر آپ نے متعدد کتب بھی تصنیف کیں۔ لجنہ اماء اللہ میں بطور ریجنل صدر لندن ریجن کے علاوہ سیکرٹری اشاعت کے طور پر خدمت بجالاتی رہیں۔ جہاں بھی رہیں وہاں بچوں اور مستورات کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ بھی پڑھاتی رہیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، بہت دیندار، ملنسار، مہمان نواز اور خلافت کے ساتھ عقیدت کا گہرا تعلق رکھنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور کثیر تعداد میں نواسے نواسیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

1۔ مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبد المنان قریشی صاحب مرحوم (کینیڈا)

15/ اپریل 2022ء کو 88 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب کی بیٹی تھیں۔ جنہوں نے 1923ء میں احمدیت قبول کی اور مشرقی افریقہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ جماعت کینیڈا کے ابتدائی ممبران میں سے تھیں۔ مانٹریال میں آپ کا گھر جماعت کا سب سے پہلا نماز سنٹر تھا۔ آپ نے لمبا عرصہ بطور صدر لجنہ مانٹریال خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ بہت خاموش طبع، خوش مزاج، خوش اخلاق، مہمان نواز، ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ تحریک جدید کے دفتر اول کے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل تھیں اور اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم پروفیسر محمد شریف خان صاحب (واقف زندگی۔ پروفیسر ٹی آئی کالج ربوہ) کی بہن اور مکرم فرحان احمد حمزہ قریشی صاحب (مربی سلسلہ واستاد جامعہ احمدیہ کینیڈا) کی دادی تھیں۔

2۔ مکرمہ بشریٰ ثریا صاحبہ اہلیہ مکرم دین محمد صاحب شاہد مرحوم۔ سابق مربی سلسلہ (کینیڈا)

2/ جون 2022ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ حضرت قاری غلام یسین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ آپ نے ابتدائی تعلیم قادیان سے اور میٹرک نصرت جہاں گرلز سکول ربوہ سے کیا۔ آپ کا خاندان ربوہ کے ابتدائی مکینوں میں سے تھا۔ مرحومہ اپنے واقفِ زندگی شوہر کے ساتھ ہمیشہ قدم سے قدم ملا کے چلیں اور ہر قسم کی پریشانی اور تنگی میں ہمیشہ بہت صبر وشکر کے ساتھ گزارا کیا اور بچوں کو بھی ہر وقت شکر کرنے کی تلقین کرتی تھیں۔ آپ کو خلافت سے بے پناہ محبت تھی۔ آپ نے نہایت سادہ زندگی بسر کی۔ مرحومہ بے حد مہمان نواز بھی تھیں۔ تمام چندوں کی بروقت ادائیگی کرتی تھیں۔ مرحومہ کو دو سال راولپنڈی میں حلقہ کی صدر لجنہ کے طور پہ خدمت کا موقع بھی ملا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

3۔ مکرمہ تسنیم ندیم صاحبہ اہلیہ مکرم ندیم کرتھاک کانتیاکام (Krithakkanteakam) صاحب ڈرہم جماعت۔ کینیڈا

23/ جون 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کا تعلق کیرالہ انڈیا سے تھا۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، قرآن کریم سے گہرا لگاؤ رکھنے والی ایک مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے بے انتہا محبت رکھتی تھیں۔ قصیدے کے چند اشعار یاد کئے ہوئے تھے جنہیں اکثر دہرایا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

4۔ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا بشیر احمد صاحب مرحوم (ربوہ)

6/ جون 2022ء کو 82 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، بہت مہمان نواز، ایک نیک، مخلص اور فدائی خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں سات بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

5۔ مکرمہ امۃ العزیز قدسیہ صاحبہ (بیلجیئم)

جون 2022ء میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی تھیں۔ آپ کا بچپن خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قربت میں گزرا۔ جسے یاد کر کے بہت خوش ہوا کرتی تھیں۔ باقاعدگی سے خطبہ سنتیں اور ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھتی تھیں۔ پنجوقتہ نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، تہجد گزار، دعاگو، نرم مزاج، خلافت سے سچی محبت رکھنے والی، ایک ہمدرد اور مخلص خاتون تھیں۔ 1974ء میں دو مرتبہ مخالفین نے شوہر کی غیر موجودگی میں آپ کے گھر پر حملہ کیا جس کا آپ نے بڑی دلیری سے مقابلہ کیا۔ 1998ء میں ہجرت کر کے اپنے بچوں کے ساتھ بیلجیئم آ گئی تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں شامل ہیں۔

6۔ مکرمہ نعیم اختر صاحبہ (جرمنی)

11/ جون 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ 2016ء میں پاکستان سے ہجرت کر کے جرمنی آئی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور چندوں میں بہت باقاعدہ تھیں۔ بڑی مہمان نواز، ہر دلعزیز اور بااخلاق خاتون تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم منصور احمد ناصر صاحب (واقف زندگی۔ لائبیریا) کی نسبتی بہن تھیں۔

7۔ مکرم امتیاز احمد صاحب ججہ (کینیڈا)

15/ جون 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم ایک نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب مرحوم سابق ناظم جائیداد ربوہ کے داماد تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

ادارہ الفضل کی طرف سے مرحومین کے تمام لواحقین تعزیت قبول کریں۔

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

تیمور علی خان

صِیَامُ الدَّھْرِ

صیام صوم کی جمع ہے صوم روزہ کو کہتے ہیں۔ اور الدھر زمانہ سال کو کہتے ہیں۔قرآن کریم کی ایک سورۃ کا نام بھی الدھر ہے۔ مذہبی اصطلاح میں صیام الدھر کا مطلب ہمیشہ کے روزے یا بغیر وقفہ کے روزے رکھنا ہے۔ اگر اس کا مطلب لفظی معنوں کے مطابق لیا جائے تو اس کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰؐ نے اِن معنوں میں کہ بلا ناغہ روزے رکھے جائیں ناپسند فرمایا ہے۔

چنانچہ حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ سے بغیر وقفہ ہمیشہ کے روزے رکھنے (صیام الدھر) کے متعلق پوچھا گیا تو اس شخص کے متعلق آپؐ نے فرمایا ''اس شخص نے نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا'' پھر فرمایا ''ہر ماہ تین روزے رکھنا اور اگلے رمضان تک رمضان کے روزے ہی ہمیشہ کے روزے ہیں''۔

(صحیح مسلم کتاب الصیام)

ایک اور حدیث میں ہے حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا جس نے ہرماہ تین دن کے روزے رکھے تو یہی صیام الدھر ہے۔ اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب قرآن کریم میں نازل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سورۃ الانعام کی آیت نمبر 161 میں فرماتا ہے:مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشۡرُ اَمۡثَالِہَا

(جامع ترمذی کتاب الصیام)

اہل علم کی ایک جماعت نے صیام الدھر کو مکروہ قرار دیا ہے اور بعضوں نے اس کو جائز قرار دیا ہے وہ کہتے ہیں صیام الدھر تو اس وقت ہو گا جب عید الفطر،عید الاضحیٰ اور ایام تشریق میں بھی روزہ نہ چھوڑے جس نے ان دنوں میں روزہ ترک کر دیا تو وہ کراہت کی حد سے نکل گیا اور وہ پورے سال روزے رکھنے والا نہیں ہوا۔

(جامع ترمذی کتاب الصیام)

حضرت ابو ایوبؓ انصاری سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا جس نے ماہ رمضان کے پھر شوال کے 6 روزے رکھے اس نے گویا پورے سال کے روزے رکھے۔

(سنن ابو داؤد کتاب الصیام باب شوال کے 6روزوں کا بیان)

چنانچہ حدیث مذکورہ بالا میں رمضان کے تیس روزوں کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنے کا ارشاد فرمایا اور اس کا ثواب سال بھر کے روزوں کے برابر بتایا حساب کی زبان میں اس میں یہ سِرّ ہے کہ ایک نیکی کا ثواب اللہ تعالیٰ دس گناہ عطا فرماتا ہے اور 36 روزوں کا ثواب 360 دنوں کے برابر بنتا ہے۔ جو تقریبًا ایک سال کا عرصہ ہے۔ لیکن اصل حکمت رمضان کے فرض روزوں کے ساتھ شوال کے نفلی روزوں میں نیکی کا تسلسل ہے۔ اور اس امر کی تربیت ہے کہ رمضان کا مجاہدہ اور اس کی عبادت صرف ایک مہینہ تک محدود نہ رہیں بلکہ سارے سال پر پھیل جائیں۔

(تحفۃ الصیام صفحہ 185)

حضرت رسول کریمؐ نے امت مسلمہ کو جو ہر ماہ تین روزے رکھنے کی نصیحت فرمائی ہے اس کی وضاحت یوں ملتی ہے حضرت اُمِّ سلمہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ ہرماہ تین روزے رکھتے تھے۔ ایک ہفتہ میں دو، پیر اور جمعرات کو اور اگلے ہفتہ کے پیر کو۔

(سنن نسائی کتاب الصیام)

آج جب جماعت احمدیہ خلافت خامسہ کے سائے تلے اپنی ترقی کی طرف گامزن ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپؐ کی ہفتہ وار نفلی روزہ کی سنت کو ہم میں رائج فرمایا۔ چنانچہ 7اکتوبر 2011ء کو حضور انور یدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہفتہ وار ایک نفلی روزہ رکھنے کی تلقین فرمائی۔

الغرض صیام الدھر سے مراد ماہ رمضان کے روزے اور ہر ماہ کم از کم تین نفلی روزے یا پھر ماہ رمضان کے ساتھ شوال کے چھ روزے رکھنا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نصیحت قرآن کریم میں موجود ہے کہ رسول اللہؐ کا اسوہ حسنہ ہی تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے اور آپؐ کا اسوہ حسنہ یہی ہے کہ رمضان کے روزے بلا عذر ترک نہ کرنا اور ہر ماہ چند نفلی روزے رکھنا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپؐ کے اسوہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایک سبق آموز بات

یاد رکھنے کی بات

یاد رکھئیے! اگر انسان خود شرم وحیا اور اعلیٰ کردار کے تقاضوں پر عمل پیرا ہو گا تبھی اس کی اولاد بھی ان صفات و خَصائل کی حامل ہو گی اور اگر وہ خود اس بات کا خیال نہ رکھے گا تو اولاد میں بھی اس طرح کے خراب جراثیم سرایت کر جائیں گے۔ آج چیلنج اس امر کا ہی ہے کہ حیا، شائستگی اور عاجزی کو متأثر کرنے والے تمام عَوامل سے دور رہا جائے، اپنے تشخّص، کردار اور روحِ ایمان کی حفاظت کی جائے- کیونکہ اولاد یا کم عمر لوگ ہی نہیں آپ کے ارد گرد روزمرہ کے ساتھی بھی زیادہ دیر آپ کے اصل خصائل سے بے خبر نہیں رہتے- بھلا آپ کتنا عرصہ شرم و حیا اور اعلیٰ کردار کا پیکر ہونے کی اداکاری کر سکتے ہیں؟

کاشف احمد

فقہی کارنر

مومن کا شیوہ، ہر کام میں سنت کی پیروی

کیا آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے کبھی روٹیوں پر قرآن پڑھا تھا؟

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا۔

اگر آپ نے ایک روٹی پر پڑھا ہوتا تو ہم ہزار پر پڑھتے ہاں آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے خوش الحانی سے قرآن سنا تھا اور آپ اس پر روئے بھی تھے۔ جب یہ آیت آئی وَجِئۡنَا بِکَ عَلٰی ہٰۤؤُلَآءِ شَہِیۡدًا (النساء:42) آپ روئے اور فرمایا بس کر میں آگے نہیں سن سکتا۔ آپ کو اپنے گواہ گذرنے پر خیال گزرا ہو گا۔ ہمیں خود خواہش رہتی ہے کہ کوئی خوش الحان حافظ ہو تو قرآن سنیں۔

آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے ہر ایک کام کا نمونہ دکھلا دیا ہے وہ ہمیں کرنا چاہیئے۔ سچے مومن کے واسطے کافی ہے کہ دیکھ لیوے کہ یہ کام آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے کیا ہے کہ نہیں۔ اگر نہیں کیا تو کرنے کا حکم دیا ہے کہ نہیں؟ حضرت ابراہیمؑ آپ کے جد امجد تھے اور قابل تعظیم تھے کیا وجہ کہ آپ نے اُن کا مولود نہ کروایا؟

(البدر 27 مارچ 1903ء صفحہ 73-74)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

طلوع وغروب آفتاب

6/ستمبر 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:48	18:32
مدینہ منورہ	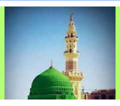	04:45	18:35
قادیان		04:43	18:47
ربوہ		04:23	18:26
اسلام آباد ٹلفورڈ	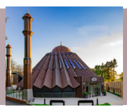	04:54	19:39